REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT-NO-R.N 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD NO P. GDP-3

جلد ۲۶　　شمارہ ۳۷

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وّانتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ: سالانہ ۱۵ روپے، ششماہی ۸ روپے، غیر ممالک ۴۰ روپے، فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516 PIN

۱۵ ستمبر ۱۹۷۷ء　　۱۵ تبوک ۱۳۵۶ ہش

اخبار قادیان

قادیان ۱۲ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۵/۹ کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۲ تبوک (ستمبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں

الحمد للہ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

ربوہ ۲۶ ظہور (اگست) آج جامع مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر پڑھائی حضور نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی سورۃ الحدید کی تین آیات تلاوت کرنے کے بعد ان کا ترجمہ سنایا اور پھر ان کی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ ایمان کا لفظ ان تین باتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے (۱) دل ایمان کی تصدیق کرے (۲) زبانی اس کا اقرار و اعلان کرے اور (۳) اعمال اس ایمان کی گواہی دیں۔ گویا ایمان کی حقیقت کا اصل تعلق دل کے ساتھ ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا کی کوئی مادی طاقت کسی کے دل میں نہ ایمان داخل کر سکتی ہے اور نہ نکال سکتی ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی مکی زندگی اس امر کی شاہد ہے کہ ہر قسم کے شدید ترین مظالم کا نشانہ بنانے کے باوجود کفار مکہ ان کے دلوں سے ایمان کو نہ نکال سکے۔ حضور نے فرمایا در حقیقت ایمان کا گہرا تعلق محبت و عشق کے جذبہ کے ساتھ ہے جب ایک شخص اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلووں کو دیکھ کر اس پر ایمان لاتا ہے۔ تو اس کا دل عشق و محبت کے جذبہ سے بھر جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں بے اختیار زبان پر اس کا ذکر آتا ہے اور اعمال اس کی گواہی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں میں دو گروہ یعنی صدیق اور شہید کا ذکر کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ملفوظات سے چند اقتباس پڑھ کر حضور نے بتایا کہ حضور کی تشریحات کی رُو سے صدیق وہ ہے جو کہ سچائی کے کمال کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حاصل کرے اور پھر اس پر قائم ہو جائے اور شہید وہ ہے جو اس قوت ایمانی کو حاصل کرے کہ گویا اس نے خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ وہ ہر طرح کی تضاد قدر پر شہادت صدق زبانی ...

اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور تحریک جدید کے ذریعہ کسر صلیب

از جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

(۱)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ اس زمانہ میں ہونا مقدر تھی جبکہ امتِ مسلمہ نے انحطاط و زوال کے عمیق گڑھے میں غرق ہو جانا تھا جس کے ذمہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ تھا۔ یہ زوال اظہر من الشمس ہے۔ تاہم مسلم عوام و خواص کا حال مستحضر کرنے کے لئے بعض باتیں درج کی جاتی ہیں:-

(۱) جماعتِ اسلامی کے ترجمان روزنامہ "دعوت" دہلی نے ۲۵ اگست سالِ رواں کو "خبر و نظر" کے زیرِ عنوان لکھا کہ:-

"یہی حال چودھویں صدی ہجری اور اس سے پہلے کی صدیاں گزرا کہ مسلم بستیاں آہستہ آہستہ مغربی استعمار کے قبضہ میں آتی چلی گئیں پھر آخری ضرب لگی کہ خلافت کا ڈھانچہ باقی نہ رہ گیا عالم اسلام ... طور پر الحاد و ... اور لے دینی کے جذبات فروغ پانے لگے اور بیرونی طور پر ... ہو کر نام نہاد مسلم لیڈر ... اپنی خودی اور خودداری کا سودا کرنے لگے"۔

(۲) ... روزنامہ ... مورخہ ۲۵ مئی کو ... "برطانوی مسلمان اور

ان کی مسجدیں" تحریر کیا کہ

"کچھ لوگوں نے (برطانیہ میں) مسجد کی امامت کو پیشہ بنا لیا ہے ... ان کے اندر یہ صلاحیت نہیں ہے کہ دین کو اچھے ڈھنگ سے پیش کر سکیں ... (مسجد زیرِ تذکرہ کو) ۱۹۷۴ء میں تعمیر کیا گیا ... پھر آپس میں اختلافات پیدا ہو گئے ... (نتیجۃً) مکانات (جو قیام و انصرام مسجد کے لئے آمدنی کا ذریعہ تھے) گر گئے۔ مسجد بوسیدہ اور کھنڈر ہو گئی"۔

(۳) مصر کے سابق شاہ فاروق کی ہمشیرہ شہزادی فتحیہ نے امریکہ میں ایک عیسائی سے رسول غیر سے نکاح کر لی۔ بعد میں والدہ ملکہ نازلیہ نے اعلان کیا کہ خاوند اب اسلام قبول کرنا چاہتا ہے (یہ مئی ۱۹۵۱ء کی بات ہے) چنانچہ معقول طبقہ کے افراد کو مدعو کیا گیا اور ان کو شیمپین شراب پیش کی گئی۔ خاوند نے مسلمان ہونے کا اعلان کیا اور پھر ایک امام نے نکاح پڑھا دیا ... بعد خاوند نے نیم عریاں شہزادی سے معانقہ اور بوس و کنار شروع کیا اور موسیقی اور رقص کے دور میں ملکہ سمیت سب شامل ہو گئے۔ (اخبار المصری قاہرہ بحوالہ الفضل ... ۱۹۵۱ء)

یہ ہے علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ:-

"وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
تم وہ مسلماں ہو جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود"

(۲)

ان مایوس کن حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کو حقیقی مسلمانوں کی ایک عظیم جمعیت عطا کرنے کا وعدہ کیا۔ آپ بالکل تنہا اُٹھے اور نصرتِ الٰہی نے ایسے دل گردہ والے فرشتہ صفت افراد اکٹھے کر دیئے جو دل و جان سے اسلام پر فدا ہیں۔ جانیں فدا کرنے والوں کو غیر از جماعت ۱۹۷۴ء میں بھی دیکھ چکی ہے ہزارہا افراد ہر سال قابلِ رشک رنگ میں مالی قربانی کرتے ہیں۔ اس بارے میں صرف ۲ مثالیں پیش کی جاتی ہیں

۱۔ سیرالیون کی اولین مسلم لائبریری کے قیام کے لئے ایک مخلص احمدی سید علی روجرز نے اپنا مکان قیمتی ایک ہزار پونڈ وقف کر دیا اور جماعتی چھاپہ خانہ کے قیام کے لئے اپنا دوسرا مکان قیمتی ایک ہزار پونڈ بھی وقف کر دیا اور پانصد پونڈ نقد پیش کئے۔

(الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۵۶ء)

۲۔ سیرالیون کے چیف محمد قاسم نے اپنے گاؤں میں مبلغ کو تبلیغ کرنے کی اجازت نہ دی اور کہا کہ یہ دریا الٹا بہنے لگے تب کہیں احمدیت قبول ہو

(باقی صفحہ ... پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۵ ارتبوک ۱۳۵۶ ہش

تحریکِ جدید کے شاندار روحانی نتائج!

مرکزی دفتر تحریکِ جدید کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ احبابِ کرام اپنی اپنی جماعتوں میں مورخہ ۲۰ ستمبر سے ۲۶ ستمبر تک ہفتہ تحریکِ جدید منائیں۔ اعلان کے مطابق اس ہفتہ میں خاص طور پر سالِ رواں کے چندہ تحریکِ جدید کے وعدہ جات کی وصولی کے علاوہ بقایاجات کے صاف کرنے کی طرف بھی توجہ دی جانی لازمی قرار دی گئی ہے۔ تیسرے نمبر پر اگلے سال کے لئے ایسا روحانی میدان تیار کر لینا ہے کہ اس کے شروع ہونے سے پہلے پہلے ہی احباب مالیاتی ذمہ داریوں سے پورے طور پر سبکدوش ہو کر پہلے سے بڑھ چڑھ کر مالی مجاہدہ میں حصہ لے سکیں۔

تحریکِ جدید کو جاری ہوئے ۴۴ سال ہو گئے ہیں ہم عالم قدر تحریکِ جدید کی روحانی اسکیم اور منصوبہ کے مطابق نہایت درجہ کامیابیوں اور کامرانیوں کا دور رہا ہے۔ مجاہدینِ تحریکِ جدید کی پہلی نسل نے جذبۂ فدائیت خلوص اور محبت کے ساتھ اس الٰہی تحریک میں عملی حصہ لیا اور اس کے بعد دفترِ دوم کے مجاہدین پیچھوں کے ساتھ شامل ہوگئے اور پھر وقت کے گزرنے کے ساتھ تیسرے دفتر کا بھی اجراء ہوا۔ اس طرح تینوں دفاتر کے مجاہدین کی ملی جلی مخلصانہ مساعی نہایت شاندار نتائج پیدا کرنے اور افضالِ الٰہیہ کو جذب کرنے کا موجب بنی ہے۔ انہیں مخلصانہ قربانیوں اور مجاہدانہ کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ۱۹۳۴ء سے ۱۹۷۷ء تک لاکھوں عیسائیوں اور بدمذہب لوگوں نے اسلام کو ایسا قبول کیا کہ آج وہ اسلام و احمدیت کے لئے مالی و جانی قربانیاں کرنے اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں نسلی مسلمانوں سے کسی صورت میں کم نہیں ہیں بلکہ بعض مواقع پر تو اُن میں سے ایک خاص تعداد ایسے مخلصین کی سامنے آجاتی ہے۔ جو خدمت و اشاعتِ دین کی راہ میں غیر معمولی فدائیت کا نمونہ دکھانے میں نسلی مسلمانوں کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ ایسی صورتِ حال دیکھ کر خدائے قدوس کے حضور بھی افرادِ جماعت کے سر سجدہ میں جھک جاتے ہیں۔ جس نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو اس زمانہ میں اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپؑ کی آواز میں ایسی برکت اور اثر بخشا کہ مرکزِ سلسلہ سے ہزاروں ہزار میل دور فاصلے پر ان مخلصین کے دل اسی طرح اسلام و احمدیت کی محبت میں سرشار ہیں جس طرح کہ برّ صغیر کے وہ احمدی جنہوں نے براہِ راست حضرت امام مہدی علیہ السلام کو دیکھنے اور آپؑ کی بابرکت صحبت سے فیضیاب ہونے کا شرف پایا۔ اور ان مقاماتِ مقدسہ میں آتے جاتے رہے جن میں خدا کا پیارا مسیح پیدا ہوا اور الٰہی پیغام کو اہلِ دنیا تک پہنچاتا رہا۔ بلاشبہ اس کے پیچھے الٰہی نصرت اور تائید کا زبردست ہاتھ ہے۔ جو روحانی بصیرت رکھنے والوں کو نظر آتا ہے۔

تحریکِ جدید کا خلاصہ یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں جبکہ جماعت بیرونی مخالفت کے خاص حالات سے گزر رہی تھی۔ القاءِ الٰہی کے تحت خدمت و اشاعتِ دین کا ایک ایسا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ جس میں ابتداء میں ۱۹ مطالبات تھے تین سال بعد ان مطالبات میں چند مطالبات کا اضافہ ہوا ان مطالبات کا خلاصہ کتابی صورت میں شائع شدہ مرکزی دفتر تحریکِ جدید میں موجود ہے ضروری ہے کہ جماعت کی نئی پود اس کتابچہ کا ضرور مطالعہ کرے۔ ہمارا خیال ہے کہ ہر جماعت میں اس کا کم سے کم ایک نسخہ سیکرٹری صاحب تحریکِ جدید کے پاس تو ضرور ہوگا۔ اور اگر اس وقت کے الفضل کے پرچے ہوں جن میں حضور رضی اللہ عنہ کے وہ اصل خطبات شائع ہوتے رہے تھے۔ جن کے اقتباسات اس کتابچہ میں درج ہیں ان خطبات کا مطالعہ تو نور علیٰ نور ہے اگر تفصیلی خطبات میسر نہ آئیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ سبھی افراد کو میسر آ بھی نہیں سکتے تو یہ کتابچہ ہی مکتفی ہے اس کے مطالعہ سے وہ اس عظیم الشان تحریک کی تفصیلات کا علم حاصل کر سکیں گے اور پھر ان پر یہ بات عیاں ہو جائے گی کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اس منصوبہ کو شاندار کامیابی بخشی۔

جملہ مطالباتِ تحریکِ جدید میں سے اگرچہ ہر مطالبہ ہی اپنی جگہ پر بڑا اہم اور قابلِ عمل ہے اور اس پر عمل کیا جاتا رہا ہے تاہم سادہ زندگی اختیار کرنے اپنے اخراجات کو ممکن حد تک کم کرنے اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنے اور ہر قسم کے کھیل تماشوں سینما جیسی لغویات سے اپنے آپ کو علیحدہ کرنے کے نتیجہ میں معقول رنگ کی بچت ہو جاتی ہے اور یہی وہ بابرکت طریق ہے جس سے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے احبابِ جماعت کو اپنے پر بغیر زائد بوجھ ڈالنے کے تحریکِ جدید کے مالی مطالبات کو پورا کرنے کی راہ بتا دی۔ اور نتیجۃً اس سے جو قومی کردار بنتا ہے وہ اس سے مستزاد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج اس مبارک تحریک پر ۴۴ سال گزر جانے کے بعد جماعت احمدیہ کا ایک بڑا حصہ ان فضول اخراجات سے قطعی طور پر کنارہ کشی کر چکا ہے۔ اور سینما بینی کی ان لعنتوں سے جس میں عصرِ حاضر کی نوجوان نسل بالخصوص اور بڑی عمر کے لوگ بالعموم گرفتار ہو چکے ہیں، یہ تحریکِ جدید پر عمل درآمد کرنے کی برکت ہے کہ جماعت کا بیشتر حصہ محفوظ رہا۔

تحریکِ جدید کے مطالبات میں جہاں احبابِ جماعت کو مالی مجاہدہ میں حصہ لینے کی دعوت دی گئی وہاں جماعت کے نوجوان کو یہ تحریک بھی کی گئی کہ وہ خدمت و اشاعتِ دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں خدا کا یہ بڑا فضل ہے کہ اس مبارک تحریک کے آغاز ہی سے جماعت کے نوجوانوں کو اس نوع کے وقف کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس وقف کے واقفین زندگی آج عظیم الشان خدمات سرانجام دے کر اپنی مساعی حسنہ کے ثمرات بچشمِ خود مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ابتدائی دور میں ان واقفینِ زندگی نے جس طور سے میدانِ عمل میں زبردست مجاہدہ کیا ان کی مجاہدانہ کوششوں کو دیکھ کر اُن کے حق میں ہمیشہ ہی دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ یہ وہ سرفروش ہیں جنہوں نے ہر قسم کے مخالفانہ حالات کا مقابلہ کیا اپنے عزیز و اقرباء سے جدا ہو کر وطنوں سے ہزاروں ہزار میل دور دیارِ غیر میں گئے۔ ان ممالک کے اصل باشندوں کے اجنبی ماحول میں بسر ہوتے رہے ان کو خدا کی باتیں سناتے رہے۔ ساتھ کے ساتھ اپنا عملی نمونہ دکھایا نتیجہ یہ ہوتا رہا کہ سعید روحوں کے دل رفتہ رفتہ حق کے لئے کھلتے چلے گئے۔ اور قبولِ حق کی طرف اجتماعی طور پر بڑھتے چلے گئے۔ کہیں تو ایسا بھی ہوا کہ خدا تعالیٰ نے گاؤں کے گاؤں کو قبیلہ کے قبیلہ کو اجتماعی طور پر حلقہ بگوشِ اسلام ہو جانے کی سعادت بخشی۔ پھر ان نومسلموں نے قربانیوں میں اور آگے قدم بڑھایا دینِ اسلام کی محبت اور زیادہ ان کے دل میں پیدا ہوئی انہوں نے مقامی جماعت کی وسعت کے ساتھ ساتھ اپنے یہاں مساجد کی تعمیر اور مدارس جاری کرنے کی مہمات میں مرکزی مبلغین و مبشرین کو مخلصانہ تعاون دیا۔ پھر انہیں میں سے اب ایک معقول تعداد نوجوان نسل کی نکل رہی ہے جو اپنے ملکوں سے مرکزِ سلسلہ میں آتے ہیں اور دینی تعلیم حاصل کر کے اپنے وطنوں میں تبلیغ و اشاعتِ دین کے فریضہ کو سرانجام دینے لگے ہیں۔ اسی طرح یہ تحریکِ جدید کی عظیم الشان برکات ہی ہیں جن کی تصدیق آج قرآنِ حکیم :-

مَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝ (توبہ آیت ۱۲۲)

(اور مومنوں کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہی تعلیمِ دین کے لئے نکل پڑیں پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر دینی سے ہوشیار کرتے تاکہ وہ گمراہی سے ڈرنے لگیں) یہ ایمان افروز رنگ میں عمل ہو رہا ہے سلسلہ کے دوسرے مرکز ربوہ میں ایسے طلباء کی خاصی تعداد وہاں کی مرکزی دینی درسگاہ میں تعلیم پا رہی ہے وہ قادیان کی محبت اپنے دلوں میں لئے ہوئے مرکزی تعلیمات میں یا جب بھی ان کو کوئی دوسرا موقع میسر آتا ہے تو قادیان میں آتے ہیں اور ہندوستان کی بعض جماعتوں میں بھی جاتے ہیں۔ یہ سب نوجوان تحریکِ جدید کی کامیابی کے زندہ ثبوت ہیں۔

اب تک ہم نے تحریکِ جدید کے ذریعہ بیرونی ممالک میں تبلیغ و اشاعتِ دین کی چند باتوں کا ذکر کیا۔ ہمارا یہ نوٹ نامکمل رہے گا اگر ہم اس سلسلہ میں خود اپنے ملک کا ذکر نہ کریں۔ ملکی تقسیم کے بعد تحریکِ جدید کے چندوں کی رقوم

(باقی صفحہ ۱۱ پر دیکھیں)

خطبہ عید الفطر

یہ عید اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے منائی جاتی ہے

اس نے ہمیں ماہ رمضان میں خصوصی عبادات بجالانے کی توفیق عطا فرمائی

مستحقین کو کھانا کھلانا بھی رمضان کی عبادات اور عید کا ایک بڑا ضروری حصہ ہے جسے کبھی نہیں بھولنا چاہئے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۲ر جنوری ۱۹۶۷ء [illegible]

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی: فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ (البلد)۔ پھر فرمایا:-

آج عید ہے

آپ سب کو اللہ تعالیٰ عید کی حقیقی خوشی نصیب کرے۔

عید جیسا کہ ہم جانتے ہیں اسے کہتے ہیں جو بار بار آئے اور جسے بار بار لانے کی دل میں خواہش پیدا ہو اور یہ عید اس لئے منائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہم اس بات پر شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں ماہِ رمضان کی خصوصی عبادات بجالانے کی توفیق عطا فرمائی۔ قیامِ لیل کی بھی اور دن کے روزوں کی بھی اور مستحقین کو کھانا کھلانے کی بھی کیونکہ یہ بھی رمضان کی عبادت کا ایک بڑا ضروری حصہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

شہر رمضان

کو رحمت کا مہینہ اور عتق من النار کا مہینہ قرار دیا ہے یعنی یہ وہ مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ اگر اس کا بندہ ان سامانوں سے فائدہ اٹھائے اور ان ذرائع اور وسیلوں کو استعمال کرے جو اس کے رب نے اس کے لئے مہیا کئے ہیں۔ تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو کچھ اس طرح جذب کیا کرتا ہے کہ اس کی رحمت کا وارث بن جاتا ہے اس کے حصے میں اپنے رب کی مغفرت آتی ہے اور اس کی گردن شیطان کی غلامی سے آزاد کر دی جاتی ہے اور اسے نارِ جہنم سے بچا لیا جاتا ہے۔

آخری سپارے کی جو آیات میں نے اس وقت پڑھی ہیں ان میں بھی یہی مضمون ہے کہ ہم نے انسان کے لئے ایسے سامان پیدا کئے ہیں کہ اگر وہ ان کو پہچانتا اور ہمارے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرتا تو اس کے لئے ممکن تھا کہ وہ روحانی بلندیوں کو حاصل کرتا چلا جاتا۔ لیکن ان تمام سامانوں کے باوجود اور اس ہدایت کے باوجود جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ بنی نوع انسان پر نازل کی ہے اس نے اس طرف توجہ نہیں کی فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ اور ان روحانی بلندیوں تک اس نے پہنچنے کی کوشش نہیں کی، جن روحانی بلندیوں تک پہنچنے کے لئے اس کے لئے سامان پیدا کئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم نے یہ کہا کہ روحانی بلندیوں تک پہنچنے کی کوشش نہیں کی تو اس سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ نہ اس نے اپنی گردن شیطان کی غلامی سے آزاد کی اور نہ اس نے یہ کوشش کی کہ اس کے بھائیوں کی گردنیں بھوک کی غلامی اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوں۔

اس کے ایک معنی

یہ بھی کئے جاتے ہیں کہ غلاموں کو آزاد کرنا اپنی جگہ پر یہ معنے درست ہیں۔ لیکن فکُّ رَقَبَةٍ اور عِتْقٌ مِنَ النَّارِ کے الفاظ وضاحت کے ساتھ ایک ہی مضمون کی طرف اشارہ کر رہے ہیں تو اگرچہ اس میں بھی بڑا ثواب ہے کہ ان لوگوں کو انسان آزادی کی فضا مہیا کرے یا آزادی کی فضا مہیا ہونے میں ان کی امداد مہیا کرے جو انسانی ظلم اور اپنی غفلت کے نتیجہ میں غلام بن چکے ہیں لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس سے بھی زیادہ مظلوم اور قابلِ رحم غلام ہے جس کو آزاد کرنا اور کروانا ہمارے لئے

زیادہ ثواب کا موجب ہے

اور زیادہ رحمت کا موجب ہے اور زیادہ مغفرت کا موجب ہے اور وہ اپنا نفس ہے جب وہ شیطان کا غلام بن جاتا ہے اور خدا کی دی ہوئی آزادی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ یعنی

— وہ آزادی جو خدا کے قرب میں حاصل کی جاتی ہے۔
— وہ آزادی جو خدا کی رحمت کے سایہ میں حاصل کی جاتی ہے۔
— وہ آزادی جو خدا کی مغفرت کے احاطہ میں حاصل کی جاتی ہے۔

تو یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

فکِّ رقبہ کے سامان

تو پیدا کئے مگر انسان نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ وہ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوا اور اس نے سامانوں سے فائدہ نہیں اٹھایا اور غلام کا غلام ہی رہا حالانکہ ہم نے ماہ رمضان کی عبادتوں کو خاص طور پر اس کے لئے اس لئے مقرر کیا تھا کہ اگر وہ کوشش کرے اور سعی کرے اور مجاہدہ کرے اور ہماری راہ میں قربانیاں دے اس طرح پر کہ ہمارے لئے بھوکا رہے ہماری خاطر ہمارے بھوکے بندوں کو کھانا کھلائے۔ تو وہ اپنی گردن کو شیطان کی غلامی سے آزاد کروا سکتا ہے وہ ان زنجیروں سے آزاد ہو سکتا تھا جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا کہ بڑی لمبی زنجیریں جہنم کے قید خانہ میں ڈالی جائیں گی۔ لیکن اس نے ان سامانوں کے ہوتے ہوئے بھی ان کی موجودگی میں بھی اپنی گردن کو شیطان کی غلامی سے آزاد نہیں کیا۔

اس طرح ایک اور ذمہ داری اس کے اوپر تھی اور وہ یہ تھی کہ اپنے بھائیوں کو

بھوک کی اور شیطان کی غلامی سے آزاد کرے

قرآن کریم نے یہاں الفاظ بھوک کے کہے ہیں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی وضاحت سے بتایا ہے کَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا کہ بھوک جو ہے وہ کبھی کفر اور ضلالت پر منتج ہوتی ہے بھوک کے نتیجہ میں انسان بسا اوقات شیطان کے دامِ فریب میں آجاتا ہے اور اپنے رب کو چھوڑ دیتا ہے اور بھول جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو رزاق سمجھنے کی بجائے وہ شیطان کے پاس اس شرط پر اپنی روح کو بیچ دیتا ہے (جیسا کہ ہماری بعض کہانیوں میں شیطانوں کے پاس روح کو بیچنے کا ذکر بھی ہے کہ وہ شیطان کے پاس اپنی روح کو اس شرط پر بیچتا ہے) کہ وہ دنیوی اموال و اسباب

اور متاع اس کو جہنم کرے گا۔ اور اس کی رُوح شیطان اس لئے خرید لیتا ہے کہ خدا کو یہ کہہ سکے کہ میں نے کہا تھا اے رب! کہ میں تیرے بندوں کو بہکاؤں گا دیکھو میں اس کی رُوح کو جہنم میں پھینک رہا ہوں اس کو میں نے اس قدر گمراہ، طاغی اور منکر اور سرکش بنا دیا ہے کہ تیرے غضب کا مورد بن گیا تیرے قہر کی تجلی نے جلا کر اسے کوئلہ بنا دیا ہے۔

تو بھوک بسا اوقات کمزور دل میں کفر پیدا کرتی ہے اس لئے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے یہاں بھوک کا ذکر کیا ہے لیکن چونکہ ایک وہ بھی بڑی وجہ تھی گُفر کی اس لئے اس کو یہاں بیان کیا اور

اصل مقصد فَكُّ رَقَبَةٍ کا ہی ہے

پہلے فقرہ میں اپنی گردن کو شیطان کی غلامی سے آزاد کرنا اور دُوسرے فقرہ میں اپنے بھائیوں کی گردن کو شیطان کی غلامی سے آزاد کرنا مطلب ہے وہ غلامی جو بسا اوقات بھوک سے پیدا ہوتی ہیں اور فقر اور محتاجی سے مجبور ہو کر انسان کو اختیار کرنی پڑتی ہے اسی لئے احادیث میں کثرت سے یہ روایت آتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر بڑے ہی سخی تھے اتنے سخی کہ اگر آپ کی سخاوت کے واقعات جو ظاہر میں وقوع پذیر ہوئے (اللہ تعالیٰ اکبر بزرگ بندہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کون بزرگ ہوگا بعض نیکیاں ظاہر میں کرتا ہے اور بعض اس رنگ میں کرتا ہے کہ کسی کو ان کا علم تک نہیں ہوتا۔ تو جن کا ہمیں علم ہے اگر ان کو بھی) اکٹھا کیا جائے تو تاریخ ایسے سخی کی مثال دنیا کے سامنے پیش نہیں کر سکتی۔

اسی سلسلہ بادلاد

احادیث میں آتا ہے

کہ رمضان کے مہینہ میں آپ کی سخاوت بہت بڑھ جاتی تھی اور اس کی مثال ایسی ہی بن جاتی تھی جیسے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت کی ٹھنڈی ہوا۔ بڑی تیز چل رہی ہو تو تیز ہوا کی طرح آپ کی سخاوت ان دنوں جوش میں آکر دنیا کے سامنے ظاہر ہو رہی ہوتی تھی۔

پس رمضان کا تعلق کھانا کھلانے سے بڑا گہرا ہے بعض بزرگوں کا قول بھی ہمارے لٹریچر میں پایا جاتا ہے کہ جب رمضان آیا تو انہوں نے کہا کہ قرآن کریم پڑھنے اور مستحقین کو کھانا کھلانے کا زمانہ آگیا۔ بس اب قرآن کریم پڑھا کریں گے۔ اور بھوکوں کی بھوک دور کرنے کی کوشش کریں گے تو خصوصی تعلق ہے رمضان کا بھوک دور کرنے کے ساتھ!

پس رمضان کو رحمت اور مغفرت اور غلامی سے نجات حاصل کرنے کا مہینہ قرار دیا گیا ہے غلامی سے نجات سب سے پہلے اپنے نفس کی نجات اور آزادی ہے اور اس کے بعد اپنے بھائیوں کی آزادی ہے۔ شیطان کی غلامی سے۔ اور شیطان کا غلام ہمارا بھائی اس طرح بھی بن جاتا ہے کہ اس کا پیٹ نہیں بھر رہا ہوتا اور بھوکا رہنے کی وجہ سے اور اپنے بچوں کو بھوکا دیکھتے ہوئے بہک جاتا ہے اور اپنے خدا کو بھول جاتا ہے اور یہ نہیں سوچتا کہ ایسے ابتلاء تو بطور امتحان کے ہوتے ہیں۔ ان میں کامیاب ہونے کی اور پاس ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے نہ یہ کہ آدمی فیل ہو اور ناکام ہو۔ اور خدا کے غضب اور غصہ کو سہیڑ لے ....

.... مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ کے ایک معنی یہ ہیں کہ جس نے اپنی طرف سے مال کمانے کی پوری کوشش کی ہے اگر اس کو اور کچھ نہیں ملا تو اس نے مزدوری کی ہے اور وہ گرد آلود ہے اور ذا متربہ ہے پس

ذَا مَتْرَبَةٍ کے ایک معنے

یہ ہیں کہ ایسا مسکین جس کو مانگنے کی عادت نہیں۔ بہت سارے لوگ خوش پوش نظر آتے ہیں گے۔ اور اندر سے بہت غریب ہوں گے لیکن مانگ کے گزارہ کر لیتے ہیں۔ مانگ کے کپڑے پہن لئے مانگ کے کھا لیا اور کام کوئی نہ کیا تو یہ ذہنیت بہت گندی ہے اس سے بچنا چاہیئے اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد کو اس سے محفوظ رکھے۔

تو جس کو ضرورت ہے اپنی طرف سے پوری کوشش کرے۔ اگر اور کوئی کام نہیں ملتا تو مزدوری کرے۔ آخر بڑے بڑے کبار صحابہؓ جب ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو بعض انصار نے کہا کہ ہمارے پاس مال ہے آؤ مل کر بانٹ لیں انہوں نے کہا تمہارا مال نہیں چاہیئے۔ درانتی ہے کلہاڑی ہے۔ اور رستہ ہے جنگل سے لکڑیاں کاٹ لاؤں گا۔ اور انہیں بیچ کر گزارہ کروں گا۔

تو ایسا بزرگ صحابی مدینہ میں آکر ذا متربہ ہوگا کیونکہ اس کے کپڑے گرد آلود ہوں گے تو مطلب یہ ہے کہ ایک طرف تو ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ کہا کہ تم کسی دوسرے کا سہارا لینے سے بچنے کی انتہائی کوشش کرو ذا متربہ بن جاؤ۔ اور کچھ نہ ملے تو مزدوری کرو۔ لیکن دوسری طرف دوسروں کو کہا کہ تمہارا بھائی اتنا باغیرت ہے کہ اس کو ایک لقمہ کے لئے بھی پسند نہیں کہ تمہارے آگے ہاتھ پھیلائے۔ اس نے جب اور کچھ نہیں ہوا تو مزدوری کرنی شروع کر دی۔ دیکھو اس کے چہرے کو یا یہ ذا متربہ ہے یا نہیں؟ تو اس کا ذا متربہ ہونا اس کی غیرت کی دلیل ہے اس بات کی دلیل ہے کہ یہ شخص مانگنے کو عار سمجھتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ملک کے حالات کے لحاظ سے اس کے اپنے خاندان کے حالات کے لحاظ سے کہ بچے زیادہ ہیں اور یہ اتنا کما نہیں سکتا اس کے گھر میں کچھ بھی بھوک نظر آتی ہے۔ اب تمہارا فرض ہے کہ اپنے اس بھائی کی مدد کرو۔

لیکن آپ اپنے بھائیوں کی مدد نہیں کر سکتے جب تک آپ اپنی زندگی کو سادہ نہ بنائیں۔ خصوصاً کھانے کے معاملہ میں۔

تو اب وقت ہے کہ ہم ایک تو تحریک جدید کے اس مطالبہ پر سختی سے عمل پیرا ہوں جس کو ہم ایک حد تک بھول چکے ہیں کہ

اپنے کھانے میں سادگی کو اختیار کریں

اور نہ صرف اپنے لئے روپیہ بلکہ اپنے بھائی کے لئے کھانا بھی بچائیں۔ جب آپ کھانا ضائع کرتے ہیں تو دو چیزوں کا ضیاع ہوتا ہے آپ کے روپیہ کا اور آپ کے بھائی کی غذا کا اگر آپ مثلاً آدھ سیر آٹے کی بجائے چھ چھٹانک کھائیں تو آپ کے دو چھٹانک کے پیسے بچ گئے۔ آپ کے بھائی کے لئے دو چھٹانک گندم بچ گئی۔

تو کھانا کم کھائیں۔ کھانا سادہ کھائیں تاکہ وہ لوگ جن کو آپ سے زیادہ ضرورت ہے اُن کے پیٹ بھر جائیں۔

اور یہ عید جو ہے اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ رمضان میں تو اطعام مسکین کی بجائے بعض دوسری عبادتوں کی طرف ہمیں بہت متوجہ کیا گیا ہے۔ یعنی قیام لیل کی طرف اور خدا کے لئے کھانے کو چھوڑ دینے کی طرف وہ جو کھلانے والا حصہ تھا وہ اتنا نمایاں نہیں تھا۔ اگرچہ پہلے روزے سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہؓ اور اُمت کے بزرگوں کا یہ طریق رہا تھا کہ وہ بڑی کثرت کے ساتھ اس بات کا اہتمام کیا کرتے تھے کہ جو مستحق ہیں انہیں کھانا کھلائیں۔ لیکن جو چیزیں نمایاں ہوتی ہیں رمضان کے مہینے میں وہ قیام لیل اور خدا کے لئے کھانا چھوڑنا ہے اور جو چیزیں نمایاں ہوتی ہیں عید کے دن وہ کھانا کھانا اور کھلانا ہے۔ تو یہ بھی دراصل رمضان کی عبادت کا ہی حصہ ہے اور اسی طرف ہمیں متوجہ کرتا ہے۔

آج عید ہے

مَیں نے اپنے خطبہ کے شروع میں یہ دُعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بشمولیت خاکسار عید کی حقیقی خوشی نصیب کرے اور اب جو مَیں نے مضمون بیان کیا ہے اس کے بعد میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات کی توفیق دے کہ اس کی رحمتوں کے دروازے جو ہم پر بار بار کھولے جاتے ہیں ہم بار بار ان سے فائدہ اُٹھائیں اور ہر روز ہمارے لئے روز عید ہو جائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ وہ جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے قرب کے حصول کے لئے بھائیوں کی بھوک کا خیال رکھا جائے اور انہیں شیطان کی غلامی سے بچانے کی کوشش کی جائے اللہ تعالیٰ ہمیں اس ذمہ داری کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے اور اسی طرح ہمارے لئے ہر دوستی کی حقیقی خوشی اور حقیقی عید کے سامان پیدا ہو جائیں۔ اَللّٰھُمَّ آمین ؛؛

علم تعبیر الرؤیا اور اس کے عجائبات

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ۔ ربوہ)

علم تعبیر کی اہمیت اسلام میں

علم تعبیر الرؤیا جو قرآن عظیم کی اصطلاح میں "تاویل الاحادیث" کہلاتا ہے مذاہب عالم خصوصاً اسلام میں بے شمار وسعتوں پر محیط ہے اور خدا تعالیٰ کے ازلی و ابدی چشمۂ علم و عرفان سے فیضیاب ہونے کے باعث زمانۂ قدیم سے دائمی حیثیت کا حامل رہا ہے۔ ابوالانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام محض خواب کے ایک اشارۂ ربانی پر اپنے بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلانے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور حضرت اسماعیل نے اپنے مولیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بخوشی اپنی جان کی قربانی پیش کر دی حضرت یوسف علیہ السلام کی زندگی ان کے ایک خواب ہی کے اردگرد چکر لگاتی ہے اسلام میں اذان کا آغاز خواب کا ہی رہین منت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چودہ سو جاں نثار صحابہؓ کے ساتھ صرف خواب ہی کی بناء پر مدینہ سے حدیبیہ کے مقام پر تشریف لے گئے تھے۔

ایک حیرت انگیز واقعہ

تاریخ اسلام میں یہ حیرت انگیز واقعہ بھی ریکارڈ ہے کہ صحابی رسولؐ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گئے تھے اسی وقت آپ کے بدن مبارک پر نفیس زرہ تھی۔ جو کسی نے ان کے جسم سے اتار کر رکھ لی ایک شخص کو حضرت ثابت بن قیسؓ خواب میں ملے اور فرمایا کہ میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں تم اسے خواب سمجھ کر خاموش ہو کر نہ بیٹھ جانا وہ وصیت یہ ہے کہ جب میں شہید ہوا تو ایک آدمی نے میری زرہ اتار لی۔ اس شخص کا خیمہ لشکر کے کنارے پر ہے۔ .... اور اس کے خیمہ کے پاس گھوڑے بندھے ہیں۔ زرہ پر اس شخص نے ہانڈی ڈھانپ رکھی ہے اور ہانڈی پر پالان۔ تم ہمارے سپہ سالار خالدؓ بن الولید سے کہو کہ وہ میری زرہ اس شخص کے پاس سے منگوا لیں۔ اور جب خلیفۃ الرسولؐ کے پاس جاؤ تو ان سے کہنا کہ اس قدر مجھ پر قرض ہے اور اس قدر میرا قرض فلاں شخص پر ہے۔ اور کہہ دینا کہ میں اپنے فلاں غلام کو آزاد کرتا ہوں۔ میں تمہیں مکرر کہتا ہوں کہ اسے خواب نہ جاننا اس شخص نے جا کر حضرت خالدؓ سے کہا۔ حضرت خالد نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس کے خیمہ سے جا کر زرہ لے آئے جب وہ اس کے خیمہ پر پہنچا تو اس کے اندر کوئی نہ تھا۔ اندر جا کر پالان الٹا تو اس کے نیچے ہانڈی نکلی اور ہانڈی کے نیچے زرہ وہ یہ زرہ حضرت خالدؓ کے پاس لے آیا۔ پھر جب مدینہ پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ سے انہوں نے وصیت بیان کی اور حضرت ابوبکرؓ نے اس پر عمل کیا

(ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء حصہ اول از حضرت علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ناشر محمد سعید اینڈ سنز قرآن محل قرآن ص ۱۷۹-۱۸۰)

علم تعبیر کی تجدید میں حضرت مہدی موعود کا مثالی مقام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضورؑ کے خلفاء نے جو تجدیدی کارنامے سرانجام دیئے ہیں ـــــ ان میں علم تعبیر الرؤیا کی تجدید کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی علم و معرفت سے لبریز کتب اور ملفوظات میں اس علم کے بہت سے گوشوں پر ایسی روشنی ڈالی ہے کہ دن ہی چڑھا دیا ہے۔ آپ کے قلم سے بیشمار خوابوں کی تعبیریں ملتی ہیں جن کو دیکھ کر یوں نظر آتا ہے کہ کوثر و تسنیم کا چشمہ ہے جو پوری شان سے بہہ رہا ہے قدیم بزرگان امت میں سے حضرت علامہ ابن سیرینؒ نے "منتخب الکلام" اور "تعبیر الرؤیا الصغیر" میں قطب الزمان شیخ العارفین حضرت عبدالغنی نابلسیؒ نے "تعطیر الانام" میں حضرت ابوالفضل حسین ابن ابراہیم محمد تفلیسی نے "کامل التعبیر" میں حضرت جابر مغربی نے "حقائب الارشاد" میں حضرت ابراہیم کرمانیؒ نے "کتاب دستور" میں حضرت اسمٰعیل بن اشعثؒ اور حضرت حافظ بن اسحاقؒ نے "کتاب تعبیر" میں اور حضرت خالد اصفہانیؒ نے کتاب "منہاج التعبیر" میں نہایت قابل قدر معلومات جمع کر دی ہیں۔ اور ان کی یہ علمی جدوجہد آئندہ نسلوں کو گراں بار احسان رکھے گی انہوں نے ایک ایسے دور میں جبکہ خلافت کا بابرکت نظام جو علم تعبیر کی رو سے خانہ کعبہ کی مثالی شکل میں دکھلایا جاتا ہے۔ (تعبیر الرؤیا الصغیر از علامہ ابن سیرینؒ) صفحہ ہستی سے معدوم ہو چکا تھا اور تاریکی سی چھا گئی تھی اس آسمانی علم کے چراغ روشن رکھے مگر یہ حقیقت ہے کہ کوئی عالم ربانی اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ عہد حاضر میں اس علم کے اندر بھی بہت تغیر ہو چکا۔ دنیا کا نقشہ بدل چکا ہے انسانی قلوب و دماغ اور ارواح زمانہ کے نئے سے نئے افکار و خیالات اور فلسفوں کی زد میں اور خصوصاً فرانس کے منعق انقلاب اور جمہوریت و دہریت کے ابھرنے والے سیلاب کے سامنے پہلے علوم ہیچ نظر آتے ہیں اور زمانہ بین الاقوامی سطح پر تقاضا کر رہا ہے کہ کوئی خدا کا فرستادہ اور برگزیدہ زندہ خدا کی زندہ تجلیات کی از سر نو چہرہ نمائی کرے اور قرآن و حدیث کے دوسرے علوم کی طرح علم تعبیر کو بھی ایک سائنس کی حیثیت سے پیش کرے اور اپنے روحانی تجربات اور مشاہدات کی روشنی میں اس کو دنیا پر آشکار کرے سو الحمد للہ حضرت مسیح موعود بانیٔ جماعت احمدیہ نے اس ضرورت کو نہایت شاندار رنگ میں پورا فرمایا جس پر آپ کا پیدا کردہ لٹریچر گواہ ہے حضورؑ نے نہ صرف اس علم کی اہمیت نمایاں کی بلکہ اس کی ضرورت اور اس کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اور بتایا کہ قسام ازل نے خوابوں کی استعداد ہر شخص میں رکھی ہے تاکہ خدا کے پاک نبیوں پر ایمان کے لئے حجت ہو اور انسان صداقت کو شناخت کر سکے حضورؑ نے علم تعبیر کے اصولوں غیر مسلم اور مسلم کے خوابوں میں فرق، نیز کامل مقربان درگاہ الٰہی کے خوابوں کے امتیاز کی واضح علامات بیان کی ہیں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس علم میں ایک خاص دستگاہ بخشی تھی۔ اور آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش فرمودہ علم تعبیر کی جزئیات تک کو ایسا کھول کر بیان فرمایا کہ حیرت آتی ہے۔ بلکہ خاص طور پر ۔۔۔ ۱۹۴۶ء میں خاص اسی موضوع پر تقریر فرمائی جو قیامت تک کے ۔۔۔ تشنگان راہ کا کام دے گی آپؓ نے ایک بار یہ بھی فرمایا:۔

"یہ ایک قلبی علم ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے موقعہ دیا تو تعبیر الرؤیا کے متعلق ایک کتاب لکھنے کا ارادہ ہے۔ پرانی تعبیر کی کتابوں میں بہت اصلاح کی ضرورت ہے .... یہ کچھ اوپر سے انکشاف ہوتا ہے ظاہر میں پیشتر نہیں لگتا۔ اب خواب کے علم سے معلوم ہوتا ہے کہ مفردات کی بجائے مرکبات کا زیادہ دخل ہوتا ہے۔ آجکل رؤیا مرکب زیادہ ہوتی ہے ان میں معبّر کو مختلف ٹکڑوں سے مختلف نتیجے نکالنے پڑتے ہیں حضرت صاحب ـــــ فرماتے تھے اور حضرت خلیفہ اولؓ بھی فرماتے تھے۔ اس علم میں بہت تغیر ہو چکا ہے۔"

(الفضل ۹ ارجون ۱۹۳۲ء)

حضرت مصلح موعود نے اپنی تفسیر کبیر میں سورۃ الزلزال ص ۴۱۸ سے ص ۴۵۶ تک وحی، الہام اور رؤیا کے مضمون پر عارفانہ روشنی ڈالی ہے جو پڑھنے کے لائق ہے۔

ایک پُر عجائب اور پُراسرار علم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علم رؤیا کو پُراسرار علم قرار دیتے ہوئے اس کے باریک در باریک فلسفہ کی بہت سی کڑیاں بے نقاب کی ہیں اور فرمایا ہے کہ:۔

"عالم رؤیا اور عالم آخرت مرایا متقابلہ کی طرح واقعہ ہیں جو کچھ فطرت اور قدرت الٰہی نے عالم خواب میں خواص عجیبہ رکھے ہیں اور جس عجیب طور سے روحانی امور محسوس و مشہود طور پر اس عالم میں دکھائی دیتے ہیں۔ بعینہٖ یہی حال

عالم آخرت کا ہے یا یوں کہو کہ عالم خواب عالم آخرت کے لیے اس عکسی آئینہ کی طرح ہے جو ہو بہو فوٹو گراف اتار دکھائے اور اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ موت اور خواب دو حقیقی بہنیں ہیں جن کا حلیہ اور شکل اور لوازم اور خواص قریب قریب ہیں۔ اور اگر ہم اسی زندگی دنیا میں عالم آخرت کے کچھ اسرار بغیر ذریعہ الہام اور وحی کے دریافت کر سکتے ہیں تو بس یہی ایک ذریعہ عالم رؤیا کا ہے۔ سو دانشمندوں کو چاہیئے کہ اگر اس عالم کی کیفیت دریافت کرنا چاہیں تو عالم رؤیا پر بہت غور اور توجہ کریں کیونکہ جن عجائبات سے یہ عالم رؤیا بھرا ہوا ہے۔ اسی قسم کے عجائبات عالم آخرت میں بھی ہیں اور جس طور کی ایک خاص تبدیلی وقوع میں آکر عالم رؤیا پیدا ہو جاتا ہے اور پھر اس میں یہ عجائبات کھلتے ہیں عالم آخرت میں بھی اسی کے مشابہ تبدیلی ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۵۹)

۱۳ اکتوبر ۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حسب معمول سیر کو نکلے چند آدمیوں نے اپنے خواب سُنائے حضرت اقدسؑ نے فرمایا:۔

"باطل میں جو تیاریاں حق کی طرف آنے کے لئے ہو رہی ہیں اس کے نظارے دکھائے جاتے ہیں۔ رؤیا کا بھی عجیب عالم ہوتا ہے۔ جن باتوں کا نام و نشان نہیں ہوتا وہ وجود میں لائی جاتی ہے۔ معدوم کا موجود اور موجود کا معدوم دکھایا جاتا ہے۔ اور عجیب عجیب قسم کے تغیرات ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۴۲۷، ۴۲۸)

عالم رؤیا اور اس کی تعبیرات کے غیر محدود عجائبات ہیں۔ جن میں سے بطور نمونہ صرف نو کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اوّل:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "جن لوگوں کو تاویل رؤیا کا علم نہیں ان کو ایسی تعبیرات میں تکلف معلوم ہوگا۔ مگر صاحب تجربہ خوب جانتے ہیں کہ رؤیا کے بارہ میں اکثر عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ حقیقت

کو ایسے ایسے پردوں اور تمثیلات میں بیان فرماتا ہے۔ مسلم نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک رتبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواب دیکھی کہ عقبہ بن رافع کے گھر جو ایک صحابی تھا آپ تشریف رکھتے ہیں اسی جگہ ایک شخص ایک طبق رطب ابن طابہ کا لایا اور صحابہ کو دیا اور رطب ابن طابہ ایک خرما کا قسم ہے کہ جس کو ابن طاب نامی ایک شخص نے پہلے پہلے کہیں سے لا کر اپنے باغ میں لگایا تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی یہ تعبیر کی کہ دنیا و آخرت میں صحابہ کی عاقبت بخیر و عافیت ہے اور حلاوت ایمان سے وہ خوشحال اور متمتع ہیں۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کے لفظ سے عاقبت نکالا اور رافع کے نام سے اس رفعت کی بشارت سمجھ لی اور خرما کی حلاوت سے حلاوت ایمانی لی اور ابن طاب میں طاب کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں خوشحال ہوا پس اس سے خوشحال ہونے کی بشارت سمجھ لی۔ غرض تعبیر رؤیا میں ایسی تعبیرات واقعی اور صحیح ہیں۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۹ مسلم کتاب الرؤیا)

ظاہر ہے کہ رؤیائے خواب کے ایسے اشارات کو خدا کے عارف بندے مجاہدات کے بعد ہی معلوم کر سکتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"خواب کے اشارات اس پانی سے مشابہ ہیں جو ہزاروں من مٹی کے نیچے زمین کی تہ تک میں واقع ہیں جس کے وجود میں تو کچھ شک نہیں لیکن بہت سی جانکنی اور محنت چاہیئے تا وہ مٹی پانی کے اوپر سے بکلی دور ہو جائے اور نیچے سے پانی شربی اور مصفیٰ نکل آوے ہمت مرداں مدد خدا صدق اور وفا سے خدا تعالیٰ کو طلب کرنا جب فتح یابی ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۸۹)

دوم:۔ یہ مسلمہ روحانی اصول ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "ضرورۃ الامام" میں بھی بالوضاحت بیان فرمایا ہے کہ

امام الزمان کے ظہور کے وقت وسیع پیمانے پر بھی خوابوں اور الہاموں کا ایک سلسلہ جاری ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں عام اور خاص دینی اور دنیاوی ہر اعتبار سے انتشار روحانیت ہوتا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے۔ تو ہزارہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہو جاتی ہے اور انتشار روحانیت و نورانیت ہو کر نیک استعدادیں جاگ اُٹھتی ہیں پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو سلسلہ الہام شروع ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص فکر اور غور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے۔ اس کے تدبر اور سوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور جس کو عبادات کی طرف رغبت ہو اس کو تعبد اور پرستش میں لذت عطا کی جاتی ہے اور جو شخص غیر قوموں کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اس کو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے۔ اور یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر ایک مستعد دل پر نازل ہوتی ہے.... مگر مسیح موعود کے زمانہ کو اس سے بھی بڑھ کر ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا۔ اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔ اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتو ہوگا۔"

(ضرورۃ الامام طبع اوّل صفحہ ۱۳)

اس حقیقت اور صداقت کے ثبوت میں بے شمار واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں حق یہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور خلافت احمدیہ کی عظمت و استحکام میں ہمیشہ ہی رؤیائے صالحہ کو بھاری دخل رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک سے لیکر آج تک کثیر تعداد ان بزرگوں کی ہے جن پر حقیقی اسلام کی صداقت بذریعہ خواب منکشف ہوئی حضرت پیر صاحب العلم رشید الدین

جن کے لاکھوں مرید کچھ کاٹھیاواڑ، سندھ اور بمبئی وغیرہ میں تھے آپ کو خوابوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بانیٔ جماعت احمدیہ کے متعلق فرمایا "از ماست" (یعنی ہماری طرف سے ہے۔ "در عشق ما دیوانہ شدہ است" (ہمارے عشق میں دیوانہ ہے) "ھُوَ صادق۔ ھو صادق۔ ھو صادق" (وہ سچا ہے۔ وہ سچا ہے۔ وہ سچا ہے)

حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب جو حضرت صاحب العلم کے مرید تھے۔ جب انہیں حضرت پیر صاحب کی طرف سے اس آسمانی شہادت کی تحریری اطلاع ہوئی۔ تو انہوں نے جولائی یا اگست ۱۸۹۶ء میں حضرت اقدس مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی۔

(الفضل یکم دسمبر ۱۹۳۱ء)

حضرت پیر سراج الحق صاحبؓ نعمانی کو خواب میں حضرت مہدی معہود کا حلیہ مبارک دکھایا گیا (تذکرۃ المہدی طبع اوّل صفحہ ۱۸۴، ۱۸۵)

حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بسملؓ مصنف "ارجح المطالب فی مناقب اسد اللہ الغالب" کو خواب میں حضرت سید الشہداء امام حسین کی زیارت ہوئی دیکھا کہ حضرت سید الشہداء ایک بلند مقام پر رونق افروز ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کو خبر کر دو کہ میں آگیا ہوں۔ چنانچہ حضرت بسمل صاحبؓ اگلے ہی روز حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے اور داخل احمدیت ہو گئے۔ (الحکم ۱۴ نومبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۴)

مدراس کے ایک بزرگ احمد صاحب ۱۳ اپریل ۱۹۰۷ء کو حضرت اقدس کی خدمت میں بیعت کے واسطے حاضر ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ قادیان آنے سے پہلے میں نے ایک رؤیا میں قادیان کا پورا نقشہ ہو بہو دیکھا تھا یہ تمام مکانات وغیرہ بعینہٖ دکھائے گئے تھے۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۶۸)

غالباً ۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے حضرت مفتی محمد صادق صاحب (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان) کو خواب میں ایک لفافے پر یہ دکھایا گیا "زیرک خانی محمد نظام الدین مسجد قطب شاہی آصف آباد" حضرت مفتی صاحبؓ نے اسی پتہ پر ایک کارڈ لکھا کہ آپ مہربانی کر کے جواب لکھیں پھر آپ کو مفصل خط لکھا جائے گا۔ کارڈ پوسٹ کر دیا گیا لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ آصف آباد نام کا کوئی ڈاکخانہ نہیں اس واسطے شبہ ہوا یہ خط کہیں نہیں پہنچے گا باایں ہمہ آپؓ نے بعض دوستوں کے

(باقی صفحہ ... پر)

چندہ تحریک جدید — ایک اہم فریضہ

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب وکیل الاعلیٰ و ناظر اعلیٰ قادیان

احبابِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہفتہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ مرکزی کارکنان اور جماعتی عہدیداران پر لازم ہے کہ احباب پر واضح کریں کہ "تحریک جدید" کی تحریک کا مقصد کیا ہے اور چندہ تحریک جدید کی اہمیت کیا ہے۔ اور کس طرح اس مبارک تحریک نے دنیا کے مذاہب میں تہلکہ برپا کر دیا ہے۔ خصوصاً کسرِ صلیب کے معاملہ میں۔ اور اب غلبۂ دینِ اسلام کی صدی کا آغاز ہونے والا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ دعاؤں اور مالی قربانیوں کی رفتار اور بھی تیز کریں تاکہ ان مساعی کے نتائج برق رفتاری سے رونما ہونے لگیں۔

اس تحریک کے بانی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:۔

"اب ... واضح ہوگیا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے لئے وہ دن قریب سے قریب تر لانا چاہتا ہے۔ جب ہم نے اسلام کی لڑائی (یعنی جدّوجہد) کو اس کے اختتام اور کامیاب اختتام تک پہنچانا ہے..... اب سر دھڑ کی بازی لگانے کا سوال ہے۔ یا کفر جیتے گا اور ہم مر مٹیں گے یا کفر مریگا اور ہم جیتیں گے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:۔

"چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمّت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا۔"

(الحکم ۵ رجولائی ۱۹۰۳ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض سمجھنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

خاکسار
مرزا وسیم احمد قادیان

خواتین سلسلہ مالی قربانی میں آگے قدم بڑھائیں

از محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

اسلام کے دورِ اوّل کی طرح اس دورِ ثانی میں احمدی خواتین نے نہایت قابلِ قدر مالی قربانیاں کی ہیں۔ چنانچہ ۱۹۲۳ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تعمیر مسجد برلن کے لئے ۷۰ ہزار روپے کا مطالبہ کیا۔ خواتین نے ۸۰ ہزار روپیہ پیش کیا۔ حضرت سیدہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے ساری رقم جو آپ کے پاس تھی اس تحریک میں دے دی۔ حضرت سیدہ امِ ناصرؓ کو اپنے خاوند حضرت مصلح موعودؓ سے ایک خاص رقم ملی تھی۔ آپؓ نے ساری رقم اس تحریک اور ایک اور کارِ سلسلہ میں ادا کر دی۔ ایسی ایثار اور قربانی کی مثالیں خواتین سلسلہ کے لئے قابلِ تقلید ہیں۔ اُمید ہے کہ ہفتہ تحریک جدید میں لجناتِ اماء اللہ خاص طور پر کوشش کریں گی۔ اور اپنی کارکردگی سے مرکزی دفتر لجنہ کو بھی اطلاع دیں گی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا "تحریک جدید" کے ذریعہ ایک عظیم الشان موقع عطا فرمایا ہے۔ اس کو ضائع مت کرو آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پروا نہیں کیا کرتے، اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دو...... محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردے پر سوائے احمدیہ جماعت کے اور کوئی نہیں اور وہ اس راہ میں قربانی کا ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔"

اللہ تعالیٰ تمام خواتین کو ان برکات کے حصول کی توفیق عطا کرے جو ایسی خدمتِ دین کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں آمین۔

امۃ القدوس
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور تحریک جدید کے ذریعہ کسرِ صلیب - بقیہ صفحہ اوّل

کرونگا۔ لیکن پھر ایک مبلغ کی چھ سالہ بچی کے توجہ دلانے پر کہ احمدیت قبول کریں اس کی معصومانہ بات نے اثر کیا اور موصوف نے تحقیقات کر کے احمدیت قبول کر لی اور مذکورہ چھاپہ خانہ کیلئے پانصد پونڈ پیش کئے۔ جب ان کو اپنے گاؤں سے آٹھ میل دور مبلغ صاحب نے بتایا جبکہ وہ صدر مقام ضلع میں کسی ضروری کام کے لئے جا رہے تھے کہ مسیحی پریس کے مالک نے ہمارا اخبار چھاپنے سے انکار کر دیا ہے اور عیسائی اخبار نے طعنہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر تم احمدیوں کا خدا ہمارے خدا سے بڑھ کر طاقتور ہے تو وہ اپنی طاقت کا کوئی کرشمہ دکھائے تو اس مخلص دوست کی رگِ حمیت بھڑک اٹھی اور وہ فوراً اپنے گاؤں واپس آگئے۔ اور مزید پانصد پونڈ لاکر انہوں نے دے دیئے۔ ایک کرشمہ تو یہ ظاہر ہوا کہ اس چھاپہ خانہ والے نے اخبار شائع کر دیا۔ اور دوسرا کرشمہ یہ ہوا کہ بعد میں احمدیہ مطبع قائم ہوگیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(خطبہ جمعہ الفضل ۵۶/۲۶ نمبر الفضل ۳۱ رجنوری و ۲ر فروری ۱۹۵۷ء)

(۴) نصرتِ الٰہی جماعتِ احمدیہ کی حقیر قربانیوں کو بے انتہا مثمر ثمراتِ حسنہ بنا رہی ہے جس کی صرف ادنیٰ جھلک پیش کی جاتی ہے۔

یونیورسٹی کالج گولڈ کوسٹ کے پروفیسر ایس۔ جی۔ ولیمسن نے اپنی تصنیف "مسیح یا محمدؐ" میں اپنی قوم مسیحیوں کو ہوشیار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ گولڈ کوسٹ غانا میں ۱۹۴۸ء تک صرف سترہ سالوں میں جماعتِ احمدیہ مردم شماری کی رُو سے سات گنا ہوگئی ہے اور مسیحی منادوں کی رپورٹوں کے مطابق جماعتِ احمدیہ کی تعداد تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے اور اس جماعت کے مبلغین دنیا بھر میں ہیں اور احمدیت کی ترویج اور مسیحیت کی تردید کے لئے پوری طرح ہتھیاروں سے لیس ہوتے ہیں۔ غانا کے جنوب کے بعض حصوں میں جماعتِ احمدیہ کو عظیم فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوش کن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا۔ اب معرضِ خطر میں ہے اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے۔

احبابِ کرام! تحریک جدید کے ذریعہ جاری کردہ کسرِ صلیب کا کام کس شان سے کامیاب ہو رہا ہے۔ آپ کی اموال و اولاد کی قربانی اور دعائیں اس کام کو پایۂ تکمیل پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض سمجھنے اور باحسن طریق ادا کرنے کی توفیق عطا کرے اور وہ انہیں قبول فرمائے آمین۔

درخواستِ دعا

مکرم حوالدار محمد ابراہیم صاحب آف پٹھانہ بستر عرصہ دراز سے بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں باوجود علاج معالجہ کے اب تک صحت پوری طرح بحال نہیں ہو رہی بلکہ بیماری شدت اختیار کرتی جاتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا کرے آمین۔ موصوف نے درویش فنڈ میں مبلغ ۵/- روپیہ اور صدقہ فنڈ میں مبلغ ۱۵/- روپے ارسال کئے ہیں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

تحریکِ جدید

دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے والی تحریک ہے

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں احیائے دین اور غلبۂ اسلام کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مطابق حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا مارچ ۱۸۸۹ء میں حضور علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں سے اس پاکیزہ جماعت کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کے افراد خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے جذبہ سے سرشار ہیں۔ جونہی آپ نے دعویٰ فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود و مہدی معہود ہوں۔ چاروں مخالفت کے طوفان اٹھے۔ اور اس بابرکت تحریک کو دبانے اور اس جماعت میں شامل ہونے والے مخلصین کو تباہ و برباد کرنے کے ناپاک منصوبے شروع ہو گئے مگر خدائی تقدیر اور الٰہی نوشتوں کے مطابق یہ جماعت باوجود شدید مخالفت کے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرنے لگی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز دنیا میں بلند ہونی شروع ہوئی اور سنتِ الٰہی کے مطابق یہ دینی مذہبی جماعت دن بدن تدریجاً ترقی کے منازل طے کرنے لگی۔ اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جب ۱۹۰۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا۔ تو آپ کے اور دینِ اسلام کے خدمتگذاروں کی ایک ایسی فعال جماعت لاکھوں کی تعداد میں موجود تھی۔ جس کا ہر فرد اشاعتِ اسلام کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعتِ احمدیہ میں نظامِ خلافت جاری ہوا اور حضرت الحاج مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل آپ کے جانشین منتخب ہوئے۔ ساری جماعت ایک نظام میں منسلک اور ایک ہاتھ پر جمع ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقدس مشن یعنی تبلیغ و اشاعتِ اسلام حسب تقدیر الٰہی اپنی منزل کی طرف آگے بڑھنے لگا اور خلافتِ اولیٰ کے عہدِ مبارک میں ہندوستان سے باہر بھی ایک منظم طریق پر تبلیغِ اسلام کے کام کا آغاز ہوا۔ مارچ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے وصال کے بعد حضرت الحاج صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ خلافت کے تخت پر متمکن ہوئے تو جماعت میں زندگی کی ایک اور روح پیدا ہو گئی اور پورے جوش و خروش اور عزم و ولولہ سے خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کا کام شروع ہوا۔ جماعتِ احمدیہ کی ان شاندار اور غیر معمولی کامیابیوں کو دیکھ کر حاسدین اور مخالفین کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگے اور انہوں نے اس روحانی جماعت کے خلاف حکومت انگریزی سے مل کر ریشہ دوانیوں کا سلسلہ شروع کر دیا اور ان کا یہ ناپاک منصوبہ ۱۹۳۴ء میں اپنے جوبن پر تھا۔ اور لیڈر شپ احرار کے ہاتھ میں تھی انہیں اپنے وسائل اور جتھے اور حکومتِ وقت کی پشت پناہی پر اتنا ناز تھا کہ انہوں نے اس امر کا برملا اعلان کرنا شروع کر دیا کہ ہم تھوڑے ہی عرصہ میں جماعتِ احمدیہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں گے۔ مگر خدا تعالیٰ نے تو اس جماعت کو دنیا میں بڑھنے اور پھلنے اور پھولنے کے لئے قائم فرمایا تھا وہ کب مخالفینِ احمدیت کو ان کے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہونے دے سکتا تھا۔ اس لئے اس نے اپنے موعود محبوب خلیفۂ وقت حضرت المصلح الموعودؓ کے دل پر ایک تحریک نازل فرمائی جو تحریکِ جدید کے نام سے موسوم ہوئی۔ اور اس وقت ۱۹ مطالبات پر مشتمل تھی۔ جس میں ایک طرف جماعت کو سادگی ایثار و استقلال اور دعاؤں پر زور دینے کی تلقین فرمائی گئی تو دوسری طرف احبابِ جماعت کو مالی و جسمانی اور اوقات کی قربانیوں کی تحریک کی گئی۔ نوجوانوں کو خدمتِ دین کے لئے زندگی وقف کرنے کے لئے تحریک فرمائی جس پر احبابِ جماعت نے اپنے محبوب امام کی اس آواز پر لبیک کہا مالی و جانی اور اوقات کی قربانیاں پیش کر دیں جس کے نتیجہ میں ایک طرف ہندوستان میں تبلیغ کا کام مزید جوش و خروش سے ہوا۔ دوسری طرف دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام کی تبلیغ کے لئے نئے مشن کھولے گئے مبلغین و مبشرینِ اسلام کو مرکز قادیان سے بھجوایا گیا۔ اسلامی لٹریچر کی مختلف زبانوں میں طباعت و اشاعت شروع ہوئی۔ متعدد ممالک میں اللہ تعالیٰ کے گھر یعنی مساجد تعمیر ہونے لگیں۔ اس بابرکت تحریک کے نتیجہ میں تھوڑے ہی عرصہ میں ایک طرف مخالفینِ احمدیت کے ناپاک منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ اور وہ اپنے ناپاک عزائم میں ناکام و نامراد ہوئے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے ہندوستان میں جماعتِ احمدیہ کی بنیاد کو مضبوط سے مضبوط تر بنا دیا اور غیر ممالک میں احمدیت و اسلام کے حق میں ایک غیر معمولی رَو چلا دی جس کے نتیجہ میں لاکھوں غیر مسلم داخلِ اسلام ہوئے اور اب ہوتے چلے جا رہے ہیں اب اس تحریک پر ۴۳ برس گزر رہے ہیں اس کے نتیجہ میں اسلام کے حق میں ایک عظیم الشان ذہنی و فکری انقلاب دنیا میں پیدا ہو رہا ہے۔ غلبۂ اسلام کے دن قریب آتے ہوئے نظر آ رہے جماعت کی کامیابیوں کے اب غیر بھی معترف ہیں۔ وہ احباب جو اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کی سعادت پا رہے ہیں وہ اپنی قربانیوں کا اجر و ثواب خدا سے پائیں گے لیکن جن احباب کو ابھی تک اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کا موقعہ نہیں ملا وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کر کے آگے آئیں اور غلبۂ اسلام کے اس مبارک منصوبہ میں شریک ہو جائیں کیونکہ اب دنیا میں اسلام کا غلبہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس مبارک تحریک میں شمولیت ہی میں مقدر ہے۔

اس تحریک کی اہمیت اور افادیت کے بارہ میں حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:

(الف) "یاد رکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد احمدیت کے غلبہ کی بنیاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد ہے تحریکِ جدید کے ذریعہ رکھ دی گئی ہے الخ ... قربانیاں آئندہ دنیا میں ایک انقلاب پیدا کریں گی .... ہمارا کام صرف اتنا ہی ہے کہ اخلاص سے محبت سے اطاعتِ کامل کا نمونہ دکھاتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف پورے تضرع اور ابتہال کے ساتھ جھکتے ہوئے قربانیاں کرتے جائیں۔ ہم اس کی رحمت اور فضل کے امیدوار ہیں۔"

(پانچ ہزاری مجاہدین ص۲۱)

(ب) "تحریکِ جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے۔ جدید وہ صرف اپنے ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی ورنہ درحقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے ..... اور یہ ہماری بدقسمتی تھی کہ ہمیں ایک پرانی چیز کو نئی رکھنا پڑا۔ کیونکہ لوگ اس سے ناواقف ہو گئے تھے اور وہ جدید نہیں بلکہ قدیم ہے رسول کریم صلعم اور آپ کے صحابہؓ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریکِ جدید کے ذریعہ اسی کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آجکل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں کہ ہم اپنی طرز زندگی کو بالکل وہی شکل نہیں بنا سکتے جو رسول کریم اور آپ کے صحابہ کی زندگی کی شکل تھی مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں ہم لوگوں کو لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور یہی تحریکِ جدید کی غرض ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۳۰ر اپریل ۱۹۴۳ء مطالبات تحریک جدید ص۱۱) — خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور ہماری اولادوں کو اس عالمگیر روحانی انقلاب برپا کرنے والی تحریک میں کما حقہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اظہارِ تشکر: مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ کھرداہ اپنے مولوی فاضل میں کامیابی کی خوشی میں مبلغ ۱۰/- روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے احبابِ جماعت سے اپنی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار عنایت اللہ حنیف اشتی قادیان

درخواستِ دعا: خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیز برکات احمد صاحب سلیم ایک ہفتہ سے شدید بخار میں مبتلاء ہیں۔ علاج جاری ہے احبابِ جماعت سے درمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: کلیم احمد ناصر۔ بی کام قادیان (۲) مکرم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری مبلغ ۱۰/- روپے درویشی فنڈ میں شاہ ربڑ فیکٹری یادگیر کی جانب سے ادا کرتے ہوئے فیکٹری کی ترقی کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں خاکسار منظور احمد مبلغ یادگیر

حسب

والد صاحب حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب
اور
محترمہ والدہ صاحبہ کی یاد میں

ماہِ رمضان کے آتے ہی مجھے اپنے پیارے والدین کی یاد آجاتی ہے اور دُعاؤں کی تحریک میں اضافہ ہوتا ہے۔ جنوری ۱۹۶۲ء کا اخیر اور شعبان کا آخری ہفتہ تھا یہاں ان دنوں دُعا کر رہی تھی کہ قبلہ والد صاحب کا تار سکندرآباد سے آیا کہ تم فوراً آ جاؤ۔ وہ زمانہ ہندوستان پاکستان کے درمیان سفر کی سہولتوں کا تھا۔ میں اڑتالیس گھنٹوں کے اندر تمام مراحل طے کر کے ان کی خدمت میں حاضر ہو گئی مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے باقی دن ان کی زندگی کے آخری چار ہفتے تھے جو انہوں نے بوجہ بیماری اور نقاہت اپنے معمول سے نسبتاً کم کے اندر گزارے اور یہ میری انتہائی خوش بختی تھی کہ یہ سارا عرصہ مجھے ان کی خدمت کرتے گزارنے میں ملا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

اکثر اوقات میں انہیں نیم غنودگی کی عالت میں کسی سے آہستہ آہستہ باتیں کرتے سنتی تو حیران ہو کر پوچھتی کہ "ابا آپ کیا بول رہے ہیں" پہلے تو ٹال جاتے مگر متعدد بار یہ نظارہ دیکھنے پر جب سوال کیا تو فرمایا کہ ملائکہ فرشتے مجھ سے آکر باتیں کرتے ہیں، ان کو جواب دیتا ہوں۔ گو ہمیں کچھ نظر نہ آتا مگر والد صاحب کی گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ آواز کے علاوہ انہیں کسی قسم کی ظاہری صورت بھی دکھائی دیتی تھی آخر ۱۱ رمضان کو مغرب کی اذان کے وقت ان کی روح اپنے مولیٰ سے جا ملی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ان کی ذات کی نمایاں خصوصیت ان کا جذبۂ تبلیغ تھا۔ چنانچہ بحکم قرآنی وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ کے ماتحت سوتیلی والدہ صاحبہ اور تینوں چھوٹے بھائیوں اور دیگر اعزاء کو تبلیغ کرتے رہے۔ جس کا پھل اللہ تعالیٰ نے یہ دیا کہ ان کے بھدی سیٹھ ابراہیم الہ دین نے (والد فاضل بھائی) اور سیٹھ احمد ابراہیم نے جو ان کے بزرگوں میں سے تھے اور جن کی دختر میرے بڑے بھائی سیٹھ علی محمد صاحب کی زوجیت میں آئیں جلد ہی احمدیت قبول کر لی۔ دیگر اعزہ کو تبلیغ جاری رکھی۔ ان کی بڑی خواہش تھی کہ ان کے چھوٹے بھائی نواب احمد نواز جنگ کو بھی اللہ تعالیٰ احمدیت قبول کرنے کی سعادت بخشے سو یہ خواہش بھی حضرت مصلح موعود کے سفر حیدرآباد دکن کے بعد پوری ہوئی۔

جناب نواب احمد نواز جنگ صاحب مرحوم و مغفور شروع ہی سے سلسلے کی بہت سی تحریکوں میں شریک رہے اور بیعت سے قبل بھی تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور آخر عمر تک لیتے رہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے انہیں خاص عقیدت تھی چنانچہ انہوں نے بیعت کا جو خط حضور کو لکھا وہ تو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ہوگا لیکن ان کی بیعت کو قبول کرتے ہوئے جو جواب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا وہ ہمارے خاندانی کاغذات میں محفوظ ہے۔

بیعت احمدیت سے پہلے قبلہ والد صاحب اسماعیلی مذہب کے پابند تھے جس میں حج بیت اللہ کو کوئی اہمیت حاصل نہیں۔ بیعت کے چار سال کے اندر اندر مالی حالت اللہ تعالیٰ نے اتنی اچھی کر دی کہ اسلام کے اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوئے اگر آغا خانی رہتے تو حج بیت اللہ کا خیال کبھی نہ آتا۔ بہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ آج احمدیت کے قیام کے نوے سال بعد سعودی عرب کی حکومت کو بھی اور ہماری پاکستانی سرکار کو بھی ہم حقیقی مسلمانوں کو حج سے روکنے کا فاسد خیال آیا غرضیکہ قبلہ والد صاحب نے والدہ صاحبہ محترمہ اور اپنی بڑی لڑکی آپا فاطمہ کی معیت میں قریباً چھ ماہ صرف کر کے حج بیت اللہ زیارت مقامات مقدسہ سے فیضیاب ہونے کی سعادت حاصل کی وہ زمانہ اونٹوں کے سفر کا تھا اور مکہ سے مدینہ کا سفر جو آجکل چار پانچ گھنٹوں میں طے ہوتا ہے۔ ان دنوں پندرہ بیس دن لیتا تھا۔

قبول احمدیت کے بعد کی تقریباً اڑتالیس سال کی باقی ماندہ زندگی احمدیت کی تائید میں لٹریچر کی تصنیف و تالیف اور اشاعت میں صرف کر دی اپنے خاندان کے لڑکے لڑکیوں کی شادیاں کرتے وقت سب سے مقدم مذہبی ماحول کو رکھا چنانچہ میری سب سے چھوٹی بہن کے خطبۂ نکاح کے دوران جو حضرت مصلح موعود نے جولائی ۱۹۴۷ء میں قادیان میں فرمایا حضور کے حسب ذیل ارشادات کس قدر سبق آموز ہیں فرمایا:۔ "وہ بڑی سے بڑی قربانی اور ہر رنگ کی قربانی کرتے رہے ہیں۔ تبلیغ میں ان کا ایک ایسا جوش ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم میں وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَّ النّٰشِطٰتِ نَشْطًا وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا فرمایا گیا ہے یہ مقام ان کو حاصل ہے اردو انگریزی اور گجراتی میں کتابیں لکھتے رہتے ہیں اور پھر لٹریچر شائع کرنے کی انہیں ایسی دھن ہے کہ ان کی جد و جہد کو دیکھ کر شرم آجاتی ہے قادیان میں اتنا عملہ ہونے کے باوجود اس دھن سے کام نہیں ہوتا جس سے وہ کرتے ہیں"۔

آگے فرماتے ہیں:۔ "اس قسم کا جوش ان میں پایا جاتا ہے کہ وہ دیوانگی جو ایمان اور اخلاص ایک مومن میں پیدا کرنا چاہتا ہے ان میں پائی جاتی ہے۔ سیٹھ عبداللہ الہ دین کو خدا تعالیٰ نے شروع میں فلاں فتنہ میں ہی رکھ دیا اور انہوں نے اس وقت سے نہایت سرگرمی کے ساتھ تبلیغ شروع کر دی جس پر آج پچیس سال کا زمانہ گزر رہا ہے۔ مگر ان کے جوش تبلیغ میں فرق نہیں آیا۔ میں نے سیٹھ صاحب کے اخلاص اور تبلیغی خدمات کا اس لئے بھی ذکر کیا ہے کہ بہت کام کرنے والے نوجوانوں کو ان سے سبق سیکھنے کا موقعہ ملے اور وہ دیکھیں کہ کس طرح ایک شخص بڑی عمر میں جبکہ آرام کرنے کا وقت ہوتا ہے کام کر رہا ہے۔ کئی لوگ ہیں جو پنشن لے چکے ہیں اس لئے کام نہیں کرتے ان کا الگ گروہ ہے جس میں وہ پنشن کا کام کرتے ہیں .... نوجوانوں کو ان سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ انہوں نے محض اس لئے لڑکی اس خاندان میں دی ہے کہ وہ جا کر تبلیغ احمدیت کرے گی۔ احباب دُعا کریں کہ سیٹھ صاحب نے جس خواہش کے پیش نظر یہ رشتہ کیا ہے خدا تعالیٰ اُسے پورا کرے اور اس خاندان میں احمدیت کو پھیلائے"۔

محترم والد صاحب کی طرح محترمہ والدہ صاحبہ بھی دل کی نہایت حلیم اور پُرخلوص خاتون تھیں۔ نماز باجماعت اور مطالعۂ قرآن اور چندوں کی باقاعدہ ادائیگی پر ہمیشہ عمل کرتیں۔ اور دوسروں کو تلقین کرتی رہتیں۔ والد صاحب کے نیک اثر کے ماتحت انہیں بھی تبلیغ کا خاص جوش تھا۔ ہر مجلس اور ملاقات میں گفتگو کا موڑ اس طرح کرتیں کہ تبلیغ کی راہ نکل آتی اس طرح وہ احمدیت کا پیغام پہنچانے کا خاص ملکہ رکھتی تھیں۔ والد صاحب کی وفات کے بعد بنگلہ دیش تشریف لائیں تو حضرت والد صاحب کی ایک کتاب جس کا عنوان "ایک عظیم الشان نشان" تھا اردو سے بنگالی زبان میں ترجمہ کروا کر فوراً طبع کرائی اور جہاں جہاں جس جس سے ملیں اسے وہ کتابچہ دیا۔ اور زبانی تبلیغ کی ترجمہ بھی ایک غیر احمدی خاتون سے کرایا اور اس پر ایک احمدی خاتون سے نظر ثانی کرانے کے بعد شائع کیا۔

اخیر میں جملہ قارئین کی خدمت میں التماس کرتی ہوں کہ جہاں وہ ان سطور کو جو بطور یادِ دہانی لکھی گئی ہیں۔ پڑھ کر میرے مرحوم محترم والدین کے درجات کی بلندی کے لئے دُعا کریں وہاں یہ بھی دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نواسی مبارکہ کی رُوح کو بھی اعلیٰ علیین میں جگہ دے جو کہ تیس سال تک نہایت تکلیف دہ بیماری میں مبتلا رہ کر گذشتہ موسم بہار میں اپنے خالق سے جا ملی اور نیز اس کے والدین کو اس کی تیمارداری کا صلہ دے جنہوں نے اکیلے عرصہ میں ہزاروں بار راتوں کو اپنی نیند قربان کر کے اس کی خدمت کی ہے اپنے چھوٹے بھائی یوسف احمد الہ دین سکندرآباد کے لئے بھی دُعا کی درخواست کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے عالمگیر غلبہ کے دن ہمیں دیکھنا نصیب کرے آمین یا ربّ العالمین۔

خاکسارہ: زینب حسن بنت سیٹھ عبداللہ الہ دین رحمۃ اللہ علیہ

ولادت

مکرم غلام احمد صاحب ڈار آف کنڈپورہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۶ر اگست ۱۹۷۷ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں مبلغ ۲ روپے بطور شکرانہ ادا کئے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی زندگی دے اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان)

حفظ قرآن کی تحریک
جماعت احمدیہ قادیان نے سب سے پہلے لبیک کہا!

اخبار بدر کی ۲۵ اگست ۶۷ء کی اشاعت میں حفظ قرآن مجید کے لئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد سے جماعتوں کو مطلع کیا گیا تھا کہ :-

"نوجوانوں کے لئے خاص طور پر حفظ قرآن کریم کی تحریک کو کامیاب بنایا جائے۔ نوجوان کم از کم ایک پارہ حفظ کریں"

اس مبارک تحریک پر سب سے پہلے خدام الاحمدیہ قادیان نے لبیک کہا ہے۔ اور قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے ۳۰ خدام کے نام ذیل میں نظارت ہذا کو مطلع فرمایا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ خدام اس بابرکت تحریک میں شامل ہونگے اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو حفظ قرآن کریم کی توفیق بخشے جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے احباب اور خدام کو بھی اس بابرکت تحریک میں شامل ہونا چاہیئے اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب اور خدام کو اس بابرکت تحریک میں شمولیت کی سعادت عطا فرمائے آمین :

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۱۔ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر	۱۶۔ مکرم جمیل احمد صاحب ناصر
۲۔ " مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل	۱۷۔ " محمد یعقوب صاحب جاوید
۳۔ " مولوی بشیر احمد صاحب خادم	۱۸۔ " وحید الدین صاحب
۴۔ " مولوی سعادت احمد صاحب جاوید	۱۹۔ " مظفر احمد صاحب اقبال
۵۔ " محمد انعام صاحب ذاکر	۲۰۔ " منور احمد صاحب ناصر
۶۔ " عبد المالک صاحب ملکانہ	۲۱۔ " دلاور خان صاحب
۷۔ " نعیم احمد صاحب گجراتی	۲۲۔ " عبد العزیز صاحب اختر
۸۔ " خواجہ بشیر احمد صاحب	۲۳۔ " رشید احمد صاحب اختر
۹۔ " برہان احمد صاحب	۲۴۔ " محمد عارف صاحب منگلی
۱۰۔ " رفیق احمد صاحب گجراتی	۲۵۔ " ٹی ایم محمد صاحب
۱۱۔ " عبد الوکیل صاحب	۲۶۔ " قریشی محمد فضل اللہ صاحب
۱۲۔ " مرزا مسعود احمد صاحب	۲۷۔ " عبد الرؤف صاحب مومن
۱۳۔ " منیر احمد صاحب حیدر آبادی	۲۸۔ " تنویر احمد صاحب خادم
۱۴۔ " یونس احمد صاحب بہاری	۲۹۔ " بشیر الدین صاحب حافظ
۱۵۔ " سید بشارت احمد صاحب	۳۰۔ " سے عبد الرحمٰن صاحب مالاباری

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے خسر مکرم عبد الحمید صاحب پچھلے ۲½ سال سے پیٹ میں کینسر کی وجہ سے بہت ہی پریشان ہیں۔ مدراس اور بمبئی میں چار دفعہ اپریشن ہوا لیکن شدید درد سے نجات نہیں ملی بالآخر مورخہ ۱۹/۸ کو بمبئی میں آپریشن ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے خسر صاحب کو اس دردناک اور مہلک بیماری سے محض اپنے فضل سے مستقل شفا عطا فرمائے۔ (۲) مکرم محمد گویا صاحب آف کالیکٹ کے پاؤں میں کینسر ہو جانے کی وجہ سے پچھلے ماہ پاؤں کو پنڈلی سے کاٹ دیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مخلص نوجوان کو کامل شفا عطا فرمائے آمین (۳) مکرم بی عبد الرحیم صاحب وکیل کی آنکھوں پر ذیابیطس کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے اور دائیں آنکھ کی بینائی تقریباً مفقود ہو چکی ہے اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے اور آنکھوں کی بینائی عود کر آئے آمین

(۴) خاکسار اپنے لئے اور اہل و عیال کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے اور زیادہ سے زیادہ مقبول خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین خاکسار : محمد عمر خادم سلسلہ احمدیہ مدراس

(۱) مکرم سیٹھ عظمت اللہ صاحب چنداپوری کی بیٹی کی تقریب رخصتانہ گذشتہ دنوں عمل میں آئی اس سلسلہ میں آپ ۲۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے درخواست دعا کرتے ہیں کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ ہمارے خاندان کے لئے موجب برکت و رحمت کرے آمین۔ (۲) مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ اہلیہ مکرم لطف اللہ خان صاحب سکندرآباد کے رحم میں پھوڑا ہو گیا ہے مکرم الٰہی اللہ صاحب مبلغ دس روپے اعانت بدر میں اور پانچ روپے صدقہ میں ادا کرتے ہوئے اپنی بیوی کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں :- خاکسار : حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد

(۳) مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم احمد عبد اللہ صاحب مرحوم حیدرآباد مبلغ ۲۰ روپے اعانت بدر اور ۲۰ روپے درویش فنڈ میں ادا کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ میرے دو بیٹے احمد عبد الحکیم صاحب اور احمد عبد الباسط صاحب کو مستقل ملازمت مل گئی ہے میں تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے دعائیں کیں۔ موصوفہ مزید اپنی صحت و سلامتی نیز اپنی ساری اولاد کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ خاکسار حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد

(۱) مکرم حمید احمد صاحب آف لنڈن اپنے لئے درخواست دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مجھ کو مکمل شفا عطا کرے اور قادیان ربوہ جلسہ سالانہ آنے کی توفیق ملے۔ رمضان المبارک کے ایام میں بیماری کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکنے کے سبب انہوں نے فدیۃ الصیام قادیان بھجوایا ہے خدا تعالیٰ قبول فرمائے آمین (۲) انعام الحق صاحب آف جمشید پور اپنے کاروبار میں ترقی کے لئے نیز اپنے والدین کی صحت و سلامتی درازی عمر کے لئے تمام احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار : عطاء الٰہی خان قادیان

علم تعبیر الرؤیا اور اس کے عجائبات

صفحہ ۹ سے آگے

مشورہ پر اسی مہتمم کو ایک سفید لفافہ میں اپنی خواب کے حوالہ ڈاک کر دیا آٹھ دس دن گزر گئے۔ نہ کارڈ کا جواب آیا نہ لفافہ کا تب آپ نے یہ خواب اخبار الحکم میں شائع کرا دی چند روز بعد حیدرآباد دکن سے خط آیا جو کہ ایک بزرگ محمد نظام الدین مدرس کا تھا۔ جنہیں کارڈ تو پہنچ گیا تھا۔ مگر لفافہ اور اخبار نہیں ملا تھا۔ انہوں نے اپنے خط میں حضرت منشی صاحب کا بہت شکریہ ادا کیا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہے جو آپ نے مجھے خط لکھا اور اس طرح مجھے معلوم ہوا کہ قادیان کہاں ہے اور اس تلاش کی وجہ یہ تھی کہ مجھے ایک خواب دکھائی گئی جس کے سبب سے مجھے قادیان پہنچنا ضروری ہو گیا اور وہ خواب فلاں شب کی رات کو مجھے دکھایا گیا تھا۔ یہ تاریخ خواب دیکھنے کی اور وقت وہی تھا جس وقت کہ حضرت منشی صاحب نے خواب میں لفافہ دیکھا اور وہ خواب یہ تھا کہ میں دیکھتا ہوں کہ حضرت رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار ہے۔ اور تمام انبیاء اور دیگر اصحاب موجود ہیں اور وہاں حضرت مرزا صاحب قادیانی بھی موجود ہیں حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرزا صاحب کو بازو سے پکڑا اور سب حاضرین کے سامنے کرتے ہوئے فرمایا آج سے تیرہ سو سال پہلے جو میرا وجود تھا اب یہی وہ وجود ہے گردن اب جو اس کو مانے گا میں اس کی شفاعت کروں گا اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ میں نے جناب مرزا صاحب کی کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ صرف

اشتہار خواب کی بنا پر میں ان کا مرید ہو جانا چاہتا ہوں۔ مگر مجھے معلوم نہ تھا کہ کس پتہ پر خط لکھوں۔ اب آپ میری بیعت کی درخواست حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیں میں ایک غریب آدمی ہوں سفر خرچ کی طاقت نہیں رکھتا ورنہ خود حاضر ہوتا لیکن میں کوشش کروں گا اور جب میرے پاس سفر خرچ کے واسطے کچھ رقم جمع ہو جائے گی تب حاضر ہو جاؤں گا۔

اس خط میں اس بزرگ نے یہ بھی لکھا کہ میں نے فی الحقیقت یہ خواب دیکھا ہے۔ اور جس رات خواب دیکھا میں اس وقت مسجد میں سویا ہوا تھا۔ چونکہ آپ نے کارڈ پر مہتمم کا نام نہ لکھا تھا۔ اس واسطے خط مجھے ملنے میں دقت ہوئی لکھانے والے تھوڑی مدت تک اسے پھراتے رہے۔ آصف آباد حیدرآباد میں ایک مہتمم کا نام ہے دستی کارڈ پر قریباً آٹھ مہر لگی ہوئی ہیں اور بالآخر کسی نے لکھا کہ حیدرآباد میں کوشش کی جائے۔ تب یہ کارڈ یہاں آیا اور مجھے ملا۔ اور میں ایک غریب مدرس ہوں صرف دس روپیہ میری تنخواہ ہے میرے پاس سفر خرچ نہیں۔ ورنہ خود حاضر ہوتا۔ اس واسطے میری درخواست بذریعہ تحریر بھیجتا ہوں۔ جب میرے پاس کچھ رقم ہو گی خود حاضر ہوں گا۔

اس خط کے چھ ماہ بعد محمد نظام الدین صاحب خود قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر دستی بیعت بھی کی تھی۔

(بشارات رحمانیہ طبع دوم مؤلفہ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر صفحہ ۱۲۹)

(باقی)

تحریکِ جدید کے شاندار روحانی نتائج بقیہ صہ ۲

اب اس ملک میں خدمت و اشاعتِ دین کے لئے خرچ ہو رہی ہیں۔ ایسے ہی فنڈز سے ایسی کتابیں اور رسائل شائع کئے جاتے ہیں جن سے جماعت کی تبلیغی تعلیمی اور تربیتی ضروریات پوری ہوتی ہیں نیز بیسیوں مبلغین ہیں جو بیرونجات میں کام کرنے والے مجاہدین و مبشرین کی طرح اندرونِ ملک میں تبلیغ و دعوتِ حق کے فریضہ کی انجام دہی میں مصروف ہیں اللہ تعالےٰ ان کی مساعی میں برکت دے انہیں صحت و عافیت کے ساتھ رکھے میدانِ عمل میں کام کرنے والے ان سرفروش مبلغین و مبشرین کے علاوہ مرکز سلسلہ قادیان میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ ہی سے ایک دینی درسگاہ موسوم مدرسہ احمدیہ جاری ہے۔ اس میں مختلف صوبہ جات سے دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے طلباء آتے ہیں جو سب کے سب واقفینِ زندگی ہوتے ہیں ہندوستان کی ۶۰ کروڑ آبادی تک احمدیت کا پیغام پہنچانا کوئی معمولی کام نہیں۔ اس کے لئے جہاں روپیہ کی ضرورت ہے وہاں ایسے واقفینِ زندگی افراد کی زیادہ ضرورت ہے جو پہلوں کی جگہ لیں۔ اس لئے ہفتہ تحریکِ جدید کے موقعہ پر جہاں احباب چندہ تحریک کی صد فیصدی وصولی سے لوایاوں کے حساب صاف کرنے کی کوشش کریں وہاں یہ بات بھی ملحوظ رکھیں کہ جس قدر زیادہ تعداد میں مدرسہ احمدیہ میں طلبہ زیرِ تعلیم ہوں گے اسی قدر تعداد میں چند سال بعد جماعتوں کو مبلغ مل سکیں گے۔

الغرض تحریکِ جدید ایک ایسی بابرکت تحریک ہے جس نے جماعتِ احمدیہ کو ساری دنیا میں مؤثر طور پر اسلام کی خدمت و اشاعت کے لحاظ سے ایسی ممتاز پوزیشن دلا دی ہے جس کا کوئی بھی دوسرا اسلامی فرقہ مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ ہے مختصر سا خاکہ تحریکِ جدید سے حاصل ہونے والے شاندار روحانی نتائج کا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ٭

اخبارِ قادیان

مکرم میاں محمود احمد صاحب گوب آف کلکتہ مورخہ ۵/۹ کو رمضان المبارک کے باقی ایام قادیان میں گزارنے کی غرض سے تشریف لائے مکرم موصوف کو بعض کاروباری مشکلات در پیش ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کی مشکلات دور فرمائے۔ ٭ ہفتہ زیرِ اشاعت میں بعد نماز ظہر تا عصر مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے اپنے حصہ کا ۴ یوم درس دیا اس کے بعد مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے ۳ یوم درس دیا آخر میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی آخری ۳ یوم کے لئے درس دے رہے ہیں۔ ٭ محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ناظر بیت المال خرچ کو پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ ٭ مکرم مظفر احمد صاحب چیمہ کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۱۱/۹ کو لڑکا عطا فرمایا ہے احباب زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے نیک اور خادمِ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشادِ گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور بعض دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کا انتظام کر دیا جائے تو ادارت مقامی کی طرف سے ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے ایسا کرنے سے جہاں ان بھائیوں کی طرف سے ایک فرض ادا ہو جاتا ہے وہاں قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم درویشان کے مصرف میں آ جاتا ہے۔

(۲) بیرونی ممالک سے بعض مخلصین جماعت نے احمدی قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کر دئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے تمام مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے جانور کی قیمت گیارہ پونڈ ہے۔ اور ڈالر والے کرنسی کے ممالک کم از کم بیس ڈالر ارسال فرمائیں۔ اسی حساب سے دوسرے ممالک کے احباب اپنے اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگا لیں اور چندہ قربانی بر وقت ارسال بھجوا دیں۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقفِ جدید

جملہ جماعتہائے احمدیہ مہاراشٹر کرناٹکا آندھرا و تامل ناڈو کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ وقفِ جدید کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ جملہ جماعتہائے دعا و تعاون کی درخواست ہے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۰/۹/۷۷	دوران چنتہ کنٹہ	۱۷/۱۰/۷۷	۴	۲۱/۱۰/۷۷
بمبئی	۲۲/۹/۷۷	۳	۲۵/۹/۷۷	شادنگر	۲۱	۱	۲۲
بنگلور	۲۷	۳	۳۰	محبوب نگر۔ چرچرلہ	۲۲	۲	۲۴
شیموگہ	۱/۱۰/۷۷	۱	۲/۱۰/۷۷	کرنول	۲۴	۱	۲۵
سورب ساگر	۲	۲	۴	حیدرآباد سکندرآباد	۲۵	۸	۲/۱۱/۷۷
ہبلی	۴	۱	۵	چندہ پور کٹاریڈی	۲/۱۱/۷۷	۲	۴
بلاری	۵	۱	۶	عادل آباد	۴	۱	۵
پونہ بیلگام	۶	۱	۷	حیدرآباد	۵	۱	۶
انکلی۔ گندھی گوڑ	۷	۱	۸	جگلہ پیٹ وازول	۷	۴	۱۱
دیودرگ	۸	۱	۹	سرراسی	۱۱	۴	۱۵
تیماپور۔ شوراپور	۹	۲	۱۱	قادیان	۱۸/۱۱/۷۷	-	-
یادگیر۔ گلبرگہ	۱۱	۵	۱۶	x	x	x	x
او تکور	۱۶	۱	۱۷				

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:-52325/52686 P.P
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
لیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل و چپل پروڈکٹس کانپور
زنانہ و مردانہ چپلوں کا مرکز ناسفیا بازار ۴۲/۲۹

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹروں کی خرید و فروخت
اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T COLONY
MADRAS 600004
PHONE NO - 76350

فہرست ۱۵

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہا احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب کی آئندہ تین سال کے لئے یعنی اپریل ۱۹۸۰ء نظارت ہذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو اپنے فضل وکرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے آمین

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

امیر جماعت: مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب
جنرل سیکرٹری: ،، اکبر حسین صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت ،، شمس الدین صاحب
،، مال ،، احمد حسین صاحب
،، امور عامہ ،، سید جہانگیر علی صاحب
،، تبلیغ ،، احمد عبد الحمید صاحب
،، وصایا ،، احمد غوری صاحب
،، ضیافت ،، سید عمر صاحب
،، جائیداد ،، محمد صادق صاحب
،، تحریک جدید و وقف جدید } ،، غلام احمد عزیز خان صاحب
،، جوبلی فنڈ ،، مسعود احمد صاحب
آڈیٹر ،، غلام حیدر صاحب
قاضی جماعت مقامی ،، محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی
سیکرٹری تبلیغ: مکرم عبد الستار خان صاحب
،، تعلیم و تربیت: ،، مولوی شیخ سلیمان صاحب
،، ضیافت ،، شبیر علی خان صاحب
،، امور عامہ ،، شیخ عمر علی صاحب
،، تحریک جدید ،، شیخ اسحٰق صاحب
،، وقف جدید ،، ادریس خان صاحب
،، خدمت خلق ،، شیخ عبد الحنان صاحب

جماعت احمدیہ ناصر آباد (کشمیر)

صدر جماعت: مکرم مبارک احمد صاحب ظفر
سیکرٹری تعلیم: ،، ماسٹر مبارک احمد صاحب عابد
سیکرٹری تبلیغ و تربیت ،، عبد الخالق صاحب بٹ
،، جائیداد ،، محمد یوسف صاحب لون
جنرل سیکرٹری و آڈیٹر ،، ماسٹر غلام نبی صاحب مغفور
سیکرٹری مال تحریک جدید و وقف جدید } ،، غلام نبی صاحب پڈر
سیکرٹری ضیافت ،، عبد المنان صاحب راتھر
،، امور عامہ ،، غلام محمد صاحب ڈار
قاضی ،، عبد الغنی صاحب لون
امین ،، عبد الغنی صاحب پڈر
امام الصلوٰۃ ،، ولی محمد صاحب پڈر
محصل ،، عبد الرحمٰن صاحب پڈر

جماعت احمدیہ سورو (اڑیسہ)

صدر جماعت: مکرم مولوی سید محمد یونس صاحب
نائب صدر: ،، سید سلام الدین صاحب
سیکرٹری مال: ،، شیخ رحمت اللہ صاحب بی اے

نوٹ:- بدر مورخہ ۲۵/۸ میں شائع ہونے والے انتخاب کی فہرست غلط تھی۔

لکھنؤ میں

جماعت احمدیہ اترپردیش کی گیارھویں سالانہ کانفرنس

بتاریخ ۲، ۳ اکتوبر ۱۹۷۷ء

مہمان خصوصی: صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان
زیر صدارت: الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن
افتتاح: الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ وتبلیغ فرمائیں گے

مرکزی مقررین کرام کے علاوہ جناب ڈاکٹر حافظ صالح محمد صاحب الٰہ دین پی ایچ ڈی۔ صدر شعبہ اسٹرونومی عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن اور "آزاد نوجوان" کے ایڈیٹر جناب محمد کریم اللہ صاحب آزاد نوجوان کانفرنس میں شرکت فرما رہے ہیں۔

اترپردیش کی جماعتوں سے بالخصوص اور دیگر احباب جماعت سے بالعموم درخواست ہے کہ کانفرنس میں خود بھی شریک ہوں اور اپنے دوستوں کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے ہمراہ لادیں اور اس روحانی اجتماع سے فائدہ اٹھائیں۔ جملہ واردین و صادرین کے قیام وطعام کی ذمہ داری مجلس استقبالیہ پر ہوگی۔ البتہ موسم کے مطابق ہلکا بستر اپنے ہمراہ لادیں۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر طرح بابرکت کرے

خاکسار
عبد الحی فضل صدر مجلس استقبالیہ

پتہ: C/O AHMADI & CO
BAHADURGANJ
SHAHJAHANPUR - 242001 (U.P.)

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید

جملہ جماعتہائے احمدیہ بنگال آندھرا میسور کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان صوبہ جات کے دورہ پر مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید جا رہے ہیں چند جماعتوں میں خاکسار بھی ان کے ہمراہ ہوگا۔ تمام جماعتوں کے عہدیداران و مبلغین کرام سے کامل تعاون کی درخواست ہے۔

خاکسار: ملک صلاح الدین
وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۰/۹/۷۷	حیدرآباد	۱۵/۱۰/۷۷	۲	۱۷/۱۰/۷۷
کلکتہ	۲۲/۹/۷۷	۶	۲۷	بنگلور	۱۸	۴	۲۲
حیدرآباد و سکندرآباد	۲۹	۵	۳/۱۰/۷۷	مرکرہ	۲۲	۳	۲۵
یادگیر	۳/۱۰/۷۷	۵	۷	شیموگہ	۲۵	۴	۲۷
تیماپور دیودرگ	۷	۲	۹	سوربہ ساگر	۲۷	۲	۲۹
یادگیر	۹	۱	۱۰	ہبلی	۲۹	۲	۳۱
چنتہ کنٹہ وڈنان	۱۱	۳	۱۴	لونڈہ	۳۱	۱	۱/۱۱/۷۷
محبوب نگر چڑپڑلہ	۱۴	۱	۱۵	بمبئی	۲/۱۱/۷۷	۴	۶/۱۱/۷۷
				قادیان	-	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی ابو الوفا صاحب بطور انسپکٹر تحریک جدید

جملہ احباب جماعت وعہدیداران جماعت احمدیہ کیرالہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی ابو الوفا صاحب مبلغ کا لیکٹ بطور انسپکٹر تحریک جدید مورخہ ۲۰/۹/۷۷ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں امید کرتا ہوں کہ مبلغین کرام وعہدیداران جماعت حسب سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے انسپکٹر صاحب کے ساتھ کما حقہ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
بنگلور اول	۲۰/۹/۷۷	۱	۲۱/۹/۷۷	مریاکنی الانور	۱۰/۱۰/۷۷	۳	۱۳/۱۰/۷۷
موگرال منجیشور	۲۱	۳	۲۴	ماروگھاٹ پالگھاٹ	۱۲	۲	۱۴
پنگاڈی	۲۴	۳	۲۷	چیلاکرہ پیریمد	۱۴	۱	۱۵
کیناٹور کڈوالی	۲۷	۳	۳۰	اٹراپیدرم	۱۵	۱	۱۶
کوڈالی منتور	۳۰	۲	۲/۱۰/۷۷	آدی ناڈ کرونا گاپلی	۱۶	۳	۱۹
کوڈیاکتھور	۵/۱۰/۷۷	۱	۶	کوئیلن آلپی	۱۹	۲	۲۱
پتہ پیریم وانیم بلم	۶	۲	۸	ترونند رم	۲۱	۱	۲۲
کیرولائی	۸	۲	۱۰	کالیکٹ	۲۲/۱۰/۷۷	-	-

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ: راضی ہو جائے ہر ابتلاء اور تکلیف اسے برنگ انعام نظر آئے جو اس کے صحن سینہ کو حلاوت ولذت سے بھر دیتی کہ اگر جان بھی قربان کرنی پڑے تو وہ اسے بھی بصد شوق خدا کے حضور پیش کر دیتے ہیں۔ آخر میں حضور نے فرمایا یہ موقعہ کا مبارک مہینہ ہے جس کا دعا اور قبولیت دعا سے خاص تعلق ہے ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے ایمان کی حقیقت پر قائم کر دے اور ہمیں صدیق اور شہید کا مقام عطا کرے آمین۔